رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷
REGD NO P-67

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۴ مئی ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۹ مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۲۴ مئی ـ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تا حال تبلیغی دورہ سے واپس تشریف نہیں لائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور خیریت کے ساتھ دار الامان واپس لائے۔ آمین

● ـــ مورخہ ۲۰ مئی بروز جمعہ بعد سہ پہر ۲ بجکر ۲ منٹ سے ۵ بجکر ۵ منٹ تک سورج گرہن رہا۔ اس موقعہ پر مقامی طور پر قادیان میں صلوٰۃ الکسوف کا اہتمام کیا گیا۔ مسجد اقصیٰ میں چار بجے سے پانچ بجے تک محترم مولوی محمد اسحٰق صاحب نے مسنون طریق پر گرہن کی نماز پڑھائی بعدہ محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے اس موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کا تذکرہ کرتے ہوئے احباب کو صدقہ دینے اور توجہ الی اللہ کی تحریک کی۔ اور ساتھ ہی وضاحت کی کہ سورج گرہن اور چاند گرہن کب لگتا ہے (باقی صفحہ ۹ پر)

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کے جلسہ سالانہ کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

جماعت احمدیہ کیرنگ اڑیسہ کا جلسہ سالانہ بتاریخ ۲۳ و ۲۴ اپریل ۱۹۶۶ء منعقد ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور علماء سلسلہ نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔ مقامی مبلغ مکرم مولوی سید محمد موسےٰ صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس جلسہ کے لئے اپنا پیغام ارسال فرمانے کی درخواست کی تھی حضور نے ازراہ نوازش مورخہ ۸ اپریل کو پیغام بھجوا دیا مگر افسوس کہ ڈاک کی بدانتظامی کے سبب حضور کا یہ پیغام جلسہ کے بعد نہایت درجہ تاخیر یعنی ۷ مئی ۱۹۶۶ء کو موصول ہوا۔ مقامی جماعت کو تو جمعہ میں سنا دیا گیا مگر بیرونجات سے شریک ہونے والے مہمان اس سے محروم رہے مکرم مولوی سید محمد موسےٰ صاحب نے حضور کے پیغام کی ایک نقل اشاعت بدر کے لئے بھیجی ہے جسے افادہ احباب کی خاطر ذیل میں درج کیا جاتا ہے ــــــ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ــــ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوالناصِر

عزیز المکرم ایس ایم موسیٰ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیرنگ اڑیسہ بکھار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا خط محررہ ۲۶/۳/۶۶ ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے۔ آپ کی مساعی کو بارآور کرے اور اس علاقہ میں احمدیت و اسلام کو جلد غالب کر دے۔ آمین۔

مجھے یہ معلوم کر کے بیحد مسرت ہوئی کہ کیرنگ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔ میری طرف سے دوستوں کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچا کر یہ پیغام عرض کریں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں اسلام غالب آجائے اور ہم ناچیز بندوں نے احمدیت کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اس مقصد کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب دوستوں کے اخلاص میں برکت دے اور اس عظیم عہد کو نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ مگر ہم میں سے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ اس مقصد کے حصول کے لئے وہ کیا کچھ کر رہا ہے اگر ہمارے سب فکر دنیا کے لئے ہوں اور ہم بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح محض نام کے مسلمان ہوں اور ہمیں دین کی اتنی فکر نہ ہو جتنی دنیا کی۔ اور اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کی تڑپ ہمیں دن رات بے چین نہ رکھتی ہو تو ہم نے اپنے مقصد کو فراموش کر دیا۔ اور اپنے رب کو ناراض کرنے کے باعث بنے لیکن اگر ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کا مقصد ہمیشہ سامنے رکھا۔ ہمیں دن رات یہی فکر ہے کہ کسی طرح دنیا میں اسلام غالب آجائے اور ہمیں یہ فکر ہر دم بے چین رکھتی ہے۔ ہمارا یہ زبانی دعوےٰ ہی نہیں بلکہ ہماری ہر حرکت و سکون اور ہمارے فکر و عمل سے یہ تڑپ ظاہر ہے اور ہم نہ صرف اپنے تئیں بلکہ اپنے بیوی بچوں کو بھی اپنے گھروں میں اسلامی ماحول پیدا کر کے اسلام کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے گرد و پیش اسلامی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرتے ہیں۔ تو ہماری یہ ناچیز کوششیں یقیناً اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہونگی اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کو کھینچنے کی باعث ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری غفلتیں سستیاں اور کمزوریاں دور فرمائے ہمیں اپنی رضا کی راہوں پہ چلائے اسلام کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرنے کی توفیق دے اور اسلام کی فتح کا دن قریب سے قریب تر لے آئے۔ آمین۔

اس سلسلہ میں اپنے عزیز دوستوں سے میں یہ بھی کہوں گا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب روحانی خزائن ہیں .... ان میں سے اکثر کتب اردو میں ہیں۔ پس اردو زبان سیکھنے کی طرف توجہ دیجئے تا آپ بھی ان کتب کا مطالعہ کر کے ان روحانی خزائن سے مالا مال ہو سکیں (جو قرآن مجید کی تفاسیر اور روحانی علوم کا نچوڑ ہیں)

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آپ کو ہر قسم کی پریشانیوں سے بچائے۔ اور دینی و دنیوی کامیابیوں سے نوازے اور خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔ خدا حافظ۔

فقط والسلام

(دستخط) مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث۔

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان - مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۶۶ء

خلافت علیٰ منہاج النبوة کا قیام

(اور)

اس کی برکات

وہ روحانی نظام جو خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ دُنیا میں قائم ہوا۔ اور مختلف مقامات کے باشندے مختلف قسم کی طبائع رکھنے والے اس مقدس وجود کے ذریعہ ایک ہی رشتہ میں پرو دیئے گئے اور

فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانًا

کا نمونہ بنے۔

یہ بابرکت نظام صرف آپ کی زندگی کے ساتھ ہی ختم نہیں ہوگیا بلکہ آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے اس کو جاری رکھا۔ دُنیا نے ایک بڑے روحانی انقلاب کو بچشم خود مشاہدہ کیا۔

خلافت راشدہ کے بعد اگرچہ دنیا میں بڑی بڑی اسلامی حکومتیں قائم ہوئیں مگر وہ روحانیت اور جماعتی سپرٹ جو صحابہ کرام یا اُن کے دیکھنے والوں میں تھی اس کا اثر کم سے کم ہوتا چلا گیا۔ اور جوں جوں زمانہ آگے بڑھتا گیا۔ روحانی لحاظ سے مسلمانوں کی عملی حالت گرتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ وہ وقت بھی آ گیا جس کی نسبت خود سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

کہ صرف نام کا اسلام رہ جائے گا اور قرآن کریم کے محض نقش باقی رہ جائیں گے مسلمانوں کے دلوں سے اس کی روح اُڑ جائے گی وغیرہ وغیرہ۔

اس کے ساتھ ہی تم تکون الخلافة علیٰ منہاج النبوة کے مبارک الفاظ کے ساتھ ایسے پُر آشوب زمانہ میں اسلام کے لئے ایک روشن مستقبل کی خبر دے دی چنانچہ ٹھیک وقت پر خدا تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی نشأة ثانیہ کی بنیاد ڈال دی گئی۔ اور خلافة علیٰ منہاج النبوة کے پورا کرنے کے لئے مسیح موعود اور مہدی معہود مبعوث ہوئے۔

حدیث نبوی کی تصریح کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو نبی بنایا اور آپؑ کی وفات کے بعد یہاں بھی اُسی طرح سلسلہ خلافت جاری ہوا۔ جیسے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں اس زمرہ میں شامل ہونے کی توفیق دی جو جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت کے جاری وساری اپنے کو افراد اور جماعت دونوں کے لئے باعث رحمت و برکت خیال کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی خلافتِ حقہ سے وابستگی ہی درحقیقت وہ امتیازی علامت ہے جو احمدیہ جماعت کو دیگر فرقہ ہائے اسلامیہ سے ممتاز کرتی ہے اور اسی کے ساتھ جماعت جماعت کی زندگی فعالیت وابستہ ہے جبکہ دوسرے فرقہ ہائے اسلامیہ خلافت کی نعمت سے محروم ہو کر اُن برکات سے بے نصیب ہیں جو خلافت کے ساتھ تعلق قائم رکھنے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت نے بلا کسی اختلاف کے خلافتِ حقہ احمدیہ پر اتفاق کر کے سب سے پہلے سیدنا حضرت مولانا نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور سب نے بالاتفاق آپ کو خلیفة المسیح تسلیم کیا۔

چھ سال کے بعد ۱۹۱۴ء میں جب آپؓ اللہ تعالےٰ کو پیارے ہوئے تو جماعت کی اکثریت نے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کو دوسرے خلیفہ کے طور پر منتخب کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ آپ ۵۲ سال مسندِ خلافت پر متمکن رہے۔ اور اس ۵۲ سالہ درخشندہ عہدِ خلافت میں جماعت نے نہایت درجہ ترقی کی اور دُنیا کے اکناف میں وسعت پائی۔

نہایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ جب آپ کا عہدِ خلافت تمام ہوا تو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کو پھر ایک مقدس ہاتھ پر جمع ہو جانے کی سعادت بخشی۔ اور متفقہ طور پر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ اور جانشین کے طور پر منتخب کر لیا گیا۔ اور اب پہلے ہی کی طرح جماعت کے بڑے جوش، ولولہ اور فدائیت کے جذبہ کے ساتھ خدمت دین میں مصروف ہے رہی ہے وذالک من فضل اللّٰہ

وہ عظیم الشان برکات جو احمدیہ جماعت کو خلافت سے حاصل ہوتے ان میں سرفہرست جماعت میں مطلق طور پر خلافت کا قیام ہے جو سیدنا حضرت خلیفة المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ظہور میں آیا۔

اس کے بعد جماعتی لحاظ سے خلافت کی دوسری بڑی برکت استحکام خلافت ہے جو سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ عمل میں آیا ۔ اس ضمن میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہونے والے واقعات نے ثابت کر دیا کہ برحق خلفاء کے لئے جو خدا تعالیٰ نے ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کی امتیازی علامت مقرر کر رکھی ہے وہ ان مبارک وجودوں کے ذریعہ سے پوری ہوتی ۔ دوست دشمن سبھی نے مشاہدہ کی۔ چنانچہ خلافت ثانیہ کے آغاز ہی میں ایک بڑی پارٹی نے خلافت کے خلاف مہم چلائی چاہی اور اپنی کوششیں اس بات پر لگا دیں کہ جماعت میں خلافت کا سلسلہ جاری نہ رہے مگر خدا تعالیٰ نے حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو ایسی توفیق دی کہ آپ کے ذریعہ اس فتنہ کا قلع قمع ہوا۔ اور مبائعین کے مقابل پر منکرین خلافت ہر میدان میں ناکام ونامراد رہے اور اللہ تعالیٰ نے پیچھے اور برحق خلیفہ کی نصرت و تائید فرمائی۔ آپؓ کے ساتھ آپ کی جماعت کو بھی کامیابی وکامرانی نصیب ہوئی اور جماعت نے اس قسم کی برکات سے وافر حصہ پایا .. فالحمدللہ علیٰ ذالک

جماعت احمدیہ میں خلافت کے جاری رہنے سے تیسرے نمبر پر جو نمایاں برکت ہمارے سامنے آتی ہے وہ ہے توسیع نظام یعنی وہ جماعتی نظام جو مامور من اللہ کے ذریعہ سے قائم ہوا خلافتِ حقہ نے اس کو وسعت دی ۔ چنانچہ حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ یہ توسیع واستحکام نظام کا کام مختلف پہلوؤں سے عمل میں آیا مثلاً

۱- حضور نے مرکز کو مضبوط بنا کر جماعتی نظام کو استحکام بخشا اور اس میں وسعت پیدا کی۔

(الف) سلسلہ کے کاموں کو چلانے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۶ء میں صدر انجمن احمدیہ قائم فرمادی تھی۔ مگر جماعت کی وسعت کے پیش نظر حضور رضی اللہ عنہ نے انجمن کے کام کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے ہر شعبہ کے لئے ناظر کے نام سے انچارج مقرر فرمایا صدر انجمن احمدیہ کے لئے بائی لاز مقرر فرمائے۔ اس طرح انتظامی پہلو سے حضور نے جماعتی نظام کو مستحکم بنایا۔

(ب) اس کے ساتھ مرکز کا بیرونجات کی جماعتوں سے گہرا رابطہ قائم کرنے کے لئے ہر بیرونی جماعت میں صدر انجمن احمدیہ کی شاخ لوکل انجمن احمدیہ کے طور پر مقرر فرمائی۔ اور مرکزی شعبوں کے مطابق لوکل انجمن کے سیکرٹریان مقرر فرمائے اس طرح کرنے سے ایک تو مرکزی احکام وتحریکات پر عمل درآمد کرنے میں سہولت پیدا ہوئی دوسرے مرکز کی آواز بہم پہنچ کر مؤثر رنگ میں جلد سے جلد احباب تک پہنچنے لگی۔

(ج) اسی طرح مجالس خدام الاحمدیہ انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ قائم کر کے جماعت کے تمام مردوں عورتوں حتیٰ کہ بچوں اور بچیوں کو ایک سلک میں منسلک کر کے زیادہ منظم کر دیا۔ اس تنظیم نے جس طور پر جماعت کو فعال بنا دیا وہ سب پر ظاہر و باہر ہے

۲- خلافت کی برکت سے ظاہری رنگ میں بھی قادیان کو استحکام حاصل ہوا یعنی قادیان کی آبادی پہلے سے بہت زیادہ بڑھی کئی محلے آباد ہوئے صنعتی ادارے کارخانے اور درسگاہیں جاری ہوئیں۔ پھر تقسیم ملک کے بعد ایک نئے مرکز ربوہ کی تعمیر عمل میں آئی اور وہ جماعت جو نقل آبادی کے سبب دوسرے ملک میں جا کر گویا پراگندگی کا شکار ہو سکتی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے خلافت ہی کی برکت سے جماعت کو ایسی پراگندگی سے بچا لیا اور بہت جلد نئے سرے سے ایسا فعال مرکز قائم ہو گیا کہ آج یہ ایک مثالی شہر بن چکا ہے۔

۳- کوئی جماعت حقیقی معنوں میں تب تو جماعت کہلانے کی مستحق ہے۔ اور نہ اُسے دیرپا کامیابی حاصل ہو سکتی ہے جب تک کہ

(باقی صفحہ ۹ پر)

خطبہ جمعہ

ہماری بقاء ترقی اور کامیابی کا انحصار تدابیر پر نہیں بلکہ دعا اور محض دعا پر ہے

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہر آن اپنے رب کے حضور دعا کرتے رہیں

کہ الٰہی اس مقصد کے حصول کے سامان جلد پیدا فرما جس کیلئے تو نے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ پنجم اپریل ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں اپنے دوستوں کو پھر اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری بقاء ہماری ترقی اور

ہماری کامیابی کا انحصار

تدابیر پر نہیں بلکہ دعا اور محض دعا پر ہے عقل بھی اسی نتیجہ پر پہنچتی ہے اور قرآن کریم کی تعلیم بھی ہمیں یہی سبق دیتی ہے۔

عقلاً یہ بات اس طرح ہے کہ اس وقت ساری دنیا کی آبادی قریباً تین ارب کی ہے۔ اس میں بڑے آباد ملک بھی ہیں مثلاً روس ہے چین ہے امریکہ ہے انگلستان ہے اور یورپ کے دوسرے ممالک ہیں۔ پھر ان میں بسنے والی اقوام میں بڑی کثرت سے پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں۔ اور کچھ ایسی اقوام بھی ہیں۔ جن میں پڑھے لکھے افراد کی نسبت اپنی آبادی کے لحاظ سے کم ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجموعی طور پر تیسرا فی صدی آبادی کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ لکھ پڑھ سکتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ نوے کروڑ انسان لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ اگر ہم ان میں سے

ہر ایک انسان کے ہاتھ میں یہ پیغام

پہنچانا چاہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق امت محمدیہ میں اپنے مسیح اور مہدی کو مبعوث فرمایا ہے آؤ اور اس کی طرف سے پیش کردہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اس کے سامنے جھکو اور اس جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ جو اللہ تعالےٰ نے تمام بنی نوع انسان کے لئے اس کے ذریعہ آج گاڑا ہے تا تم اپنی اس زندگی میں بھی کامیاب ہو اور اُخروی زندگی میں بھی اللہ تعالےٰ کے احسان اور فضلوں کو پا سکو۔

تو صرف یہی پیغام پہنچانے کے لئے ہمیں ایک دفعہ ۹۰ کروڑ آدمیوں کے لئے ایک ورقہ اشتہار دینا پڑے گا۔ اور اس مختصر اشتہار پر جس کی تعداد ۹۰ کروڑ ہوگی کتابت و طباعت اور کاغذ کے خرچ کے علاوہ صرف پوسٹیج کے لئے (یعنی اس کی ترسیل کے لئے) جو ٹکٹ لگیں گے ہمیں ان کے لئے چھ کروڑ تیس لاکھ روپے کی ضرورت ہوگی۔

اس کا مطلب یہ ہے

کہ ان اشتہارات کو ڈاک کے ذریعہ بھیجنے کے لئے چھ کروڑ تیس لاکھ روپیہ ہو تب کہیں جا کر ہم اس بات میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ ہر انسان کے ہاتھ میں صرف یہ پیغام پہنچا دیں کہ خدا تعالےٰ کا ایک مامور مبعوث ہو چکا ہے۔ تم دین کی فلاح اور حسنات کے حصول کے لئے اس کی آواز پر کان دھرو۔ ظاہر ہے کہ اتنے ذرائع ہمیں میسر نہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس کام کے لئے ہمیں اس رقم کی ہی ضرورت نہیں بلکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی دقتیں ہیں جو اس مقصد کے حصول کی راہ میں حائل ہیں۔ مثلاً دنیا کا ایک حصہ اب بھی ہے جو ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں بلکہ جب اسے بات سنائی جائے تو وہ ہماری بات سننے کی بجائے ہمیں گالیاں دینے پر اتر آتا ہے۔ پھر

دنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصہ

ایسا بھی ہے کہ جو ظاہری اخلاق کا مظاہرہ کرکے ہماری بات تو سن لیتا ہے لیکن اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کی بات سن لیں۔ انہیں بات کرنے سے منع نہ کریں۔ لیکن ہمیں اس بات کی بھی ضرورت نہیں کہ پوری توجہ سے ان کی بات سنیں۔ پھر جو لوگ ہماری بات کو سنتے ہیں اور توجہ سے بھی سنتے ہیں۔ ان میں سے بھی بڑے حصہ کے دلوں کی کھڑکیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی صداقت کے قبول کرنے کے لئے ان کی شامت اعمال کی وجہ سے کھلتی نہیں۔ غرض ہماری راہ میں بڑی مشکلات ہیں۔ اگر ہم محض اپنی تدابیر پر بھروسہ کریں تو ہماری ناکامی یقینی ہے۔ اس لئے

ہماری عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے

کہ کامیابی کے جو وعدے اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کو دیئے ہیں۔ وہ محض ہماری تدبیر کی بنا پر اور محض ہماری کوشش کے نتیجہ میں پورے نہیں ہو سکتے ہمیں اس کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے جس کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہیئے۔ پس عقل بھی ہمیں یہی بتاتی ہے کہ تدبیر پر بھروسہ رکھنا ہرگز درست نہیں

عقل کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ہمیں جو تعلیم دی ہے اس میں بھی وہ ہمیں یہی بتاتا ہے کہ فلاح اور کامیابی کے حصول کے لئے محض تدبیر کافی نہیں

الٰہی سلسلے دعا کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے سورۂ فرقان کے آخر میں فرمایا ہے۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے رسولؐ تو کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دعا نہ ہو۔ لولا دعاؤکم لغت میں ہے دعاہ کا مطلب ہے اس نے اس کو پکارا۔ رَغِبَ اِلَیْہِ۔ اس کی طرف رغبت کی۔ استغاثہ اس سے مدد چاہی ان معنوں کی رو سے اس حصہ آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ جب تک تم اللہ تعالےٰ کو اپنا مطلوب اپنا مقصود اور اپنا محبوب بنا کر اس سے امداد حاصل کرنے کے لئے اور اس کی نصرت چاہنے کے لئے اسے نہیں پکارو گے تو مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ اسے تمہاری کیا پرواہ ہوگی۔ وہ

یَعْبَؤُا کے مفہوم کے مطابق

تم سے سلوک نہیں کرے گا عَبَاَ یَعْبَؤُا کے لغت میں یہ معنے ہیں کہ

مَا عَبَأْتُ بِهٖ اَيْ لَمْ اُبَالِ بِهٖ وَ اَصْلُهٗ مِنَ الْعِبْءِ اَيِ الثِّقْلِ كَاَنَّهٗ قَالَ مَا اَرٰى لَهٗ وَزْنًا قَالَ تَعَالٰى قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ وَقِيْلَ مِنْ عَبَأْتُ الطِّيْبَ كَاَنَّهٗ قِيْلَ مَا يُبْقِيْكُمْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ وَقِيْلَ عَبْئَتُ الْجَيْشَ وَعَبَّأْتُهٗ هَيَّأْتُهٗ وَعَبِيَّةُ الْجَاهِلِيَّةِ مَا هِيَ مُدَّخَرَةٌ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِنْ حَمِيَّتِهِمُ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ قَوْلِهٖ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ ۔

ان معانی کی رو سے اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ عَبَأَ کے مفہوم والا سلوک تم سے کرے گا سوائے اس کے کہ تمہاری دعا اس کے علاوہ حسن و احسان کو

جواب کرے۔ اب

یَعۡبُدُوۡا کے چار معنے بنتے ہیں

اول یہ کہ اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتا ہے کہ جب تک تم میرے حضور عاجزی اور انکساری کے ساتھ نہیں جھکو گے اور مجھ سے مدد طلب نہیں کرو گے۔ اور میری نصرت کا طلب پر بھروسہ نہیں کرو گے اور یہ یقین پیدا نہیں کرو گے کہ تم میرے فضل کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس وقت تک میری نظر میں تمہاری کوئی قدر و منزلت نہیں ہوگی اور تمہارے اعمال میری نظر میں کوئی وزن نہیں رکھیں گے

یَعۡبُدُوۡا کے دوسرے معنوں کے مطابق اللہ تعالیٰ اس آیت میں یہ فرماتا ہے کہ جب تم دعاؤں سے کام نہیں لوگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بقا کے سامان نہیں کرے گا۔ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ یعنی عاجزانہ دعاؤں کے بغیر تمہارے لئے قیومیت باری کے جلوے ظاہر نہیں ہوں گے۔

تیسرے معنوں کی رو سے حتیٰ کہ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ کی تفسیر ہوگی کہ تمہیں جان لینا چاہیئے کہ تمہاری تیاریاں اس وقت تک تمہیں کامیابی کا منہ نہیں دکھا سکیں گی۔ جب تک کہ آسمان سے ملائکہ کی افواج کا نزول نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے اذن اور حکم سے آسمان سے فرشتے اتریں اور تمہاری مدد کریں۔ تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم دعا کے ذریعہ میری اس نعمت کو حاصل کرو۔ کیونکہ عَبَّیۡتُ الۡجَیۡشَ کے معنے ہیں هَیَّأْتُہٗ یعنی لشکر کو پورے ساز و سامان کے ساتھ تیار کر دیا اور اسے حکم دیا کہ جس مقصد کے لئے اُسے تیار کیا گیا ہے اس کے حصول کے لئے باہر نکلے۔

چوتھے حمیت کے معنوں کی رو سے اس آیت کا یہ مفہوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے غیرت نہیں رکھے گا اور غیرت نہیں دکھلائے گا جب تک کہ تم دعاؤں کے ذریعہ سے اس کی غیرت کو تلاش نہ کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے ؎

اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محلِ سزا ہوئے

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کی

غیریت کے پردہ کو صرف

دُعا ہی چاک کر سکتی ہے

اگر تم دعاؤں کے ذریعہ اور میری محبت کے واسطہ سے میری مدد اور نصرت کے متلاشی ہو گے تو میں ایسے سامان پیدا کر دوں گا کہ ہمارے درمیان کوئی غیریت باقی نہیں رہے گی۔ تب میری غیرت تمہارے لئے جوش میں آئے گی اور تم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکیں گے۔

غرض اس مختصر سی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑے وسیع مضامین بیان کئے ہیں جن کا اختصار کے ساتھ میں نے ذکر کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَقَدۡ کَذَّبۡتُمۡ یعنی تم لوگ دعا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور

اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک

کہتے ہوئے اس جماعت میں شامل نہیں ہوتے جو صبح و شام دعاؤں میں مشغول رہنے والی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس بات کو جھٹلا رہے ہو کہ دعا کے بغیر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں نہ اعمال کا کوئی وزن ہے اور نہ کسی قوم یا کسی انسان کی قدر و منزلت ہے۔ تم اس بات سے بھی انکاری ہو کہ تمہاری مدد کے لئے خدائے قیوم کے حکم، منشاء اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ تم اس بات کو بھی جھٹلا رہے ہو کہ انسان کامیابی صرف اسی صورت میں حاصل کر سکتا ہے۔ جب اس کے مقصد کے حصول کے لئے آسمان سے ملائکہ کی افواج نازل ہوں۔ اور وہ بنی نوع انسان کے دلوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کر دیں۔ تم اس بات کو بھی جھٹلا رہے ہو کہ جب تک تم میں اور خدا تعالیٰ میں غیریت قائم رہے گی خدا تعالیٰ کی مدد نازل نہیں ہوگی۔

فَسَوۡفَ یَکُوۡنُ لِزَامًا چونکہ تم ان صداقتوں کو جھٹلا رہے ہو اس لئے تمہاری اس تکذیب اور انکار کے نتائج تمہارے ساتھ اور تمہاری نسلوں کے ساتھ ثابت اور دائم رہیں گے۔ یعنی تمہیں اور تمہاری نسلوں کو اس کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ جب تک کہ تم اپنی اصلاح نہ کر لو۔

لِزَامًا کے ایک معنے

موت کے بھی ہیں۔ ان معنوں کی رو سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ تم اس بنیادی صداقت کو جھٹلاتے ہو اس لئے یاد رکھو فَسَوۡفَ یَکُوۡنُ لِزَامًا کہ جلد ہی تمہیں ہلاکت اور موت کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ پھر لِزَامًا کے معنے اَلۡفَصۡلُ فِی الۡقَضِیَّۃِ کے بھی ہیں۔ ان معنوں کی رو سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دنیا میں اس وقت دو گروہ پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ الٰہی سلسلہ کی طرف منسوب ہونے والا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے

اللہ تعالیٰ کا منشاء اور ارادہ یہ ہے کہ وہ ساری دنیا پر اسلام کو غالب کرے۔ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ اور اسلام کی اس تعلیم کو جانتے

اللہ تعالیٰ کا عرفان

حاصل کرنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور پر ایمان لایا جاوے۔ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسلام باوجود تدابیر کی کمی کے، باوجود ذرائع اور وسائل کے فقدان کے دنیا پر غالب آئے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے ماتحت ہی غالب ہوگا۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ پہلے گروہ کے تمام دعاوی جھوٹے اور غلط ہیں۔ اس گروہ کا ایک حصہ تو یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا وجود ہی نہیں۔ اور سارے مذاہب ہی جھوٹے ہیں۔ اور مذہب کے نام پر کئے [illegible] والے [illegible] ہیں ہم کسی کو بھی ماننے [illegible] تیار نہیں۔ پھر

ایک گروہ اس جماعت کا وہ ہے

جو کہتا ہے کہ مذہب ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ خدا دنیا کی اصلاح کے لئے اپنے انبیاء مبعوث فرماتا رہا ہے لیکن وہ یہ نہیں مانتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور افضل الانبیاء ہیں۔ اور شریعت اور ہدایت آپ کے ذریعہ بنی نوع انسان کو دی گئی ہے۔ وہ بنی انسان کی قیامت تک کی تمام الجھنوں کو سلجھانے کے لئے کافی ہے اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ پھر اس گروہ کا ایک حصہ وہ ہے جو اپنی زبان سے تو کہتا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب ہے۔ لیکن اپنی کسی باطنی یا ظاہری غفلت [illegible] گناہ کے نتیجہ میں وہ یہ نہیں سمجھ سکتا یا سمجھ نہیں رہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس مقصد اور غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ تمام اکنافِ عالم اور تمام اقوام عالم میں اسلام کو پھیلایا جائے۔ حتیٰ کہ تمام ادیانِ باطلہ پر اس کا غلبہ ہو جائے۔ غرض یہ دو گروہ ہیں۔ ان کے درمیان ایک قضیہ (جھگڑا) ہے۔ اور [illegible] پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَسَوۡفَ [illegible] لِزَامًا

اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرنیوالا ہے

کہ جماعت احمدیہ کا موقف ہی صحیح اور درست ہے اور یہ کہ یہ چھوٹی سی کمزور اور حقیر سمجھی جانے والی جماعت اموال نہ ہونے کے باوجود۔ ذرائع و وسائل مہیا نہ ہونے کے باوجود اور دنیا میں کسی اقتدار اور وجاہت کے نہ ہونے کے باوجود صرف اس لئے کامیاب ہوگی کہ وہ اپنے ربِّ کریم کی طرف جھکنے والی ہے اور وہ ہر وقت دعاؤں میں مشغول رہنے والی ہے۔ وانشاء اللہ تعالیٰ۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَسَوۡفَ یَکُوۡنُ لِزَامًا میرا یہ فیصلہ ہے اور یہ فیصلہ عنقریب ہی وقت آنے پر تمہارے سامنے ظاہر ہو جائیگا۔ اور جب یہ حقیقت ہے کہ اگر دنیا کی ساری دولت بھی ہمارے پاس ہوتی دنیا کے سارے اموال بھی ہمارے پاس ہوتے۔ دنیا کے اقتدار کے بھی ہم مالک ہوتے۔ دنیا کی ساری عزتیں اور وجاہتیں بھی ہمارے قدموں میں ہوتیں تب بھی ہم کسی تدبیر کے نتیجہ میں فلاح اور کامیابی کا منہ نہ دیکھ سکتے تھے جب تک کہ ہم عاجزی اور انکسار کے ساتھ اپنے رب کی طرف جھکنے والے نہ ہوتے۔ اس کو اپنا مطلوب و مقصود اور محبوب نہ بناتے اور اس سے مدد اور نصرت کے طالب نہ ہوتے اور اس بات پر پختہ یقین نہ رکھتے کہ کامیابی محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کے نتیجہ میں نصیب ہو سکتی ہے ہماری تدابیر اور ہمارے اعمال کے نتیجہ میں نہیں۔ پس جب یہ حقیقت ہے تو

ہمارے لئے یہ ضروری ہے

کہ ہر وقت اور ہر آن اپنے رب کے حضور یہ دعائیں کرتے رہیں کہ اے خدا تو نے ہمیں تدبیر میسر نہیں کی لیکن تو نے ہمیں گداز دل عطا کئے ہیں۔ ہمیں منکسر مزاج دیئے ہیں۔ ہم تیرے حضور جھکتے ہیں۔ تو ہم پر فضل کر۔ تو ہم پر رحمت کی نگاہ کر۔ اور اس مقصد کے حصول کے سامان جلد پیدا کر دے جس مقصد کے لئے تو نے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے۔

تو ہمیں کامیابی عطا فرما

اور پھر اے خدا تو ہم پر ایسا فضل کر کہ آسمان سے فرشتوں کی افواج نازل ہوں اور بنی نوع انسان کے دلوں پر ان کا تصرف ہو جائے حتیٰ کہ وہ ان دلوں کو تبدیل کر دیں۔ تا تیرا جلال اور کبریائی، تیری عظمت اور تیری توحید دلوں میں پیدا ہو جائے۔ اور وہ جو آج تیرے متعلق باغیانہ خیال رکھتے ہیں وہ تیرے مطیع بندے بن جائیں۔

اور اے خدا جیسے کہ تیرا وعدہ ہے غلبۂ اسلام کے دن ہمیں جلد دکھا تا ہم تمام اکنافِ عالم میں

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

کی صدا سننے لگیں۔ اور تمام بنی نوع انسان اپنے محسنِ حقیقی

محمد صلے اللہ علیہ وسلم

سے محبت کرنے لگیں۔ خدا کرے کہ اس کے سامان جلد پیدا ہو جائیں ؛

علاقہ جنوبی ہند کا تبلیغی و تربیتی دورہ

شہر مدراس کے تین مختلف اطراف میں کامیاب جلسے

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد دکن

کیرالہ احمدیہ کانفرنس کے کامیابی سے ختم ہونے کے بعد علماء کا وفد مورخہ ۱۱ر اپریل کو کالیکٹ سے مدراس کے لئے روانہ ہوا۔ اس وفد کے ہمراہ مکرم مولانا عبد اللہ صاحب ناظر بھی نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق مدراس تشریف لائے۔ دوسرے دن صبح ۸ بجے مدراس پہنچے اسٹیشن پر احباب جماعت استقبال کے لئے حاضر تھے۔

وفد کے قیام کا انتظام مدراس کے ایک مخلص اور قدیم احمدی دوست مکرم علی محی الدین صاحب کے دولت کدہ پر کیا گیا۔ اور مہمان نوازی کے فرائض انہوں نے اور دیگر مخلصین جماعت نے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ادا فرمائے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مدراس میں ہمارا قیام چھ روز تک رہا۔ یہاں کے جلسے مورخہ ۱۵ر ۱۶ر اور ۱۷ر اپریل کی تاریخوں تک مقرر کئے گئے تھے۔ تین روز کے لئے یہ پروگرام مرتب کیا گیا کہ شہر کے معززین سے وقتاً فوقتاً ملاقات کی جائے اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا جائے۔

جسٹس بشیر احمد صاحب اس سلسلہ میں ہم نے سب سے پہلے مدراس کے سابق جسٹس مکرم بشیر احمد صاحب سے ملاقات کا وقت لیا۔ چنانچہ انہوں نے ازراہ کرم ہم ار تاریخ کی صبح ملاقات کے لئے وقت دیا۔ چنانچہ ہم اراکین وفد وقت مقررہ پر ان کے دولت خانہ پر پہنچے۔ موصوف نے نہایت پُرتپاک اور محبت بھرے انداز میں ہمیں خوش آمدید کیا۔ پرسش احوال کے بعد مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ مکرم جسٹس بشیر احمد صاحب نے پست اقوام اور خصوصاً مسلمانوں کے علمی ارتقا کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔ اور اس سلسلہ میں آپ نے بیش بہا اور قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور اب بھی دے رہے ہیں چنانچہ آپ نے ۱۹۵۱ء میں The Southern India Education Trust کے نام سے ایک ٹرسٹ قائم فرمایا جس کے ماتحت لڑکیوں کا ایک عظیم الشان کالج نہایت شان و شوکت سے چل رہا ہے۔ صاحب موصوف کی خواہش پر ہم سب اراکین وفد ان کے ہمراہ یہ مایہ ناز کالج دیکھنے کے لئے گئے۔ اس عظیم الشان عمارت اور اس کالج کا نظم و نسق مکرم جسٹس صاحب کی قابلیت کی عکاسی کر رہا ہے۔ انہوں نے ہمیں پورا کالج اور اس کے انتظامات وغیرہ تفصیل سے بتائے اس کالج میں تمام عصری سہولیات اور ساز و سامان میسر ہیں۔ اس میں ایک ہزار کے قریب لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ اس طرح تین گھنٹے تک ان کے ہمراہ گذارنے کے بعد ہم واپس آ گئے۔ اس اثناء میں ہم ساتھ ساتھ تحریک احمدیت کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ اور قادیان شریف کی زیارت کی دعوت دی۔ موصوف جماعت احمدیہ کے متعلق پرانے واقف کار ہیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے بہت متاثر ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبولیت صداقت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسے جماعت احمدیہ مدراس نے اس دفعہ جلسوں کے تعلق سے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ شہر کے تین مختلف علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے جلسے منعقد کئے جائیں۔ چنانچہ سب سے پہلا جلسہ مورخہ ۱۵ر اپریل بروز جمعہ یہاں کے ایک مسلم علاقہ منیال پیٹھ میں منعقد ہوا۔ ان جلسوں کی تشہیر بڑے بڑے اردو اور تامل پوسٹروں اور دعوت ناموں اور چھوٹے اشتہاروں کے ذریعہ پورے شہر میں کی گئی تھی۔ اور مقامی اخباروں میں بھی اشتہار دیا گیا جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ ہمارے تینوں جلسے امید سے بڑھ کر کامیاب ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

منیال پیٹھ میں منعقدہ پہلے جلسہ کی صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے فرمائی۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم مرزا عزیز بیگ صاحب بدر کی نظم کے بعد جلسہ ٹھیک ۷ بجے شروع ہوا۔

سب سے پہلے مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے اشعار ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں

شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاک راہ احمد مختار ہیں

کی روشنی میں اعتقادی میدان میں جماعت احمدیہ کے موقف کی وضاحت فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ مذاہبی اور معاشرے کے بگاڑ وغیرہ کئی مسائل دنیا کے سامنے ہیں۔ اور دنیا کے مفکرین ان الجھنوں اور مسئلوں کو سلجھانے میں لگے ہوئے ہیں لیکن ان تمام مسائل کا حل آج سے تیرہ سو سال قبل ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ذریعہ پیش کیا ہوا ہے۔

آپ نے بتایا کہ دوستی اور محبت کے ساتھ رہنا انسان کا ایک فطری جذبہ ہے اور یہ فطرت اس کی طبیعت میں سرایت کر گئی ہے۔ مگر اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ بعض غیر موافق حالات کی بناء پر انسان اپنے اس فطری جذبہ کو دبائے رکھتا ہے اور اس طرح قلوب میں نفرت اور عداوت کا بیج بڑھنے لگتا ہے۔ اس رجحان کو دور کرنے کے لئے حکومت کی سطح پر قومی یکجہتی کی تحریک چلائی گئی۔ اس قسم کے کئی ایسے مسائل دنیا میں موجود ہیں ان سب کا کامل حل اسلام ہی میں ہے۔ احمدیہ جماعت اسلام کی انہی بخش اصولوں کی طرف ساری دنیا کو دعوت دے رہی ہے۔

اس تقریر کے بعد مکرم محترم مولانا عبد اللہ صاحب فاضل سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے تامل زبان میں اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا ملک ہندوستان مختلف مذاہب کی گویا منڈی ہے۔ اور ہر مذہب کی مختلف شاخیں ہیں۔ اور ہر مذہب کا اور اس کی ہر ایک شاخ کا یہ دعویٰ ہے کہ وہی برحق ہے۔ ان دعووں کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے مکمل تحقیقات کی ضرورت ہے۔ اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ دیگر مذاہب کی نسبت مکمل تعلیم اسی کی ہے اور اسے افضل مقام حاصل ہے۔ صرف اسلام ہی واحد مذہب ہے جس کے نام سے اس کے قیام کی غرض و غایت اور نصب العین کا علم ہوجاتا ہے یعنی اسلام کے قیام کی غرض و غایت دنیا میں قیام امن ہے۔ لیکن دیگر مذاہب مثلاً ہندو، عیسائی، پارسی، یہودی وغیرہ مذاہب کے نام سے ایسے معنے معلوم نہیں ہوتے جن سے ان کے قیام کی غرض و غایت معلوم ہو۔ فاضل مقرر نے قیام امن کے لئے اسلام کی رہنمائی کا بہترین رنگ میں ذکر فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور آپ کی صداقت کے دلائل بیان فرمائے۔ دوران تقریر ایک صاحب نے چند سوالات لکھ کر دیئے کہ ان کے جواب دیئے جائیں۔ چنانچہ محترم مولانا صاحب نے سوالات کا نہایت دلنشیں انداز میں مدلل اور تسلی بخش جواب دیا۔

تیسری تقریر مکرم حکیم محمد دین صاحب کی تھی۔ آپ نے امت محمدیہ میں آنے والے حکم و عدل کی عظیم الشان شخصیت والی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو پیش فرمایا۔ آپ نے مسلمانوں کے درمیان پیدا شدہ اختلافات کو اسلام کی صحیح تعلیمات کے آئینہ میں دور کر کے حکم و عدل ہونے کے صحیح فرائض سرانجام دیئے۔ فاضل مقرر نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں عالمگیر سطح پر کی جانے والی تبلیغی جدوجہد کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

اس جلسہ کی آخری تقریر جماعت احمدیہ مدراس کے ایک پُرجوش احمدی مکرم محی الدین علی صاحب کی تھی۔ آپ نے تامل زبان میں پُرجوش انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت عمدہ پیرائے میں پیش کی۔

اس کے بعد یہ پہلا جلسہ رات کے ۱۰ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا جلسہ جماعت احمدیہ مدراس کا دوسرا جلسہ مورخہ ۱۶ر اپریل بروز ہفتہ شام کے سات بجے بمقام پتو پیٹھ منعقد ہوا۔ یہ ایک مسلم ایریا ہے۔ اس لئے ہمارے ان جلسوں کے انعقاد میں روڑے اٹکانے کے لئے مخالفین کی طرف سے بہت کوشش کی گئی۔ حتیٰ کہ پولیس کی مدد لینے کے لئے بھی سعی کی گئی تھی لیکن خدا کے فضل و کرم سے مخالفین کی ایک نہ چلی۔ اور بڑی کامیابی سے ہمارا جلسہ ہوا۔ پتو پیٹھ کے ایک پارک (سرراہ) کے درمیان جہاں زیادہ تر سیاسی و مذہبی جلسے ہوتے رہتے ہیں ایک خوبصورت سٹیج بنایا گیا۔ مکرم مولوی محمد دین صاحب کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ یہ جلسہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کی تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت کی حقیقت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مکرم محی الدین صاحب نے تامل زبان [illegible] میں کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے اس کے قیام کی غرض [illegible]

بیان کی۔

تیسری تقریر مکرم مولانا بی عبد اللہ صاحب فاضل کی تھی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے عقائد، ارکان اسلام و ایمان، وفات مسیح علیہ السلام وغیرہ امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر بھی تامل زبان میں تھی۔

سب سے آخر میں مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے درود شریف کی فضیلت کے موضوع پر نہایت عمدہ تقریر فرمائی۔ مکرم صاحب صدر کے مختصر خطاب کے بعد یہ جلسہ بھی باوجود سخت مخالفت کے نہایت خیر و خوبی سے ۔ ابجے شب اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ مذاہب عالم

جماعت احمدیہ مدراس کا تیسرا جلسہ "جلسہ مذاہب عالم" کے نام پر یہاں کے ایک مشہور ہال سنتری نواس سناتنری ہال میلاپور میں مورخہ ۷ اراپریل بروز اتوار شام کے ۶ بجے منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے شہر کے معززین اور سنجیدہ افراد کو دعوت نامے ارسال کئے گئے تھے اور یہاں کے انگریزی روزناموں میں اس جلسہ کے تعلق سے خصوصی اطلاعات شائع کی گئی تھیں۔

چنانچہ وقت مقررہ پر سبھا پورا ہال معزز و منتخب شدہ اور سنجیدہ قسم کے احباب سے پُر ہوگیا۔ یہ جلسہ مکرم مولوی پروفیسر محمد صاحب سابق پرنسپل اسلامیہ کالج کرنول کی زیر صدارت مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر "آزاد نوجوان" مدراس نے انگریزی زبان میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام دنیا کے سامنے ایک ایسے خدا کو پیش کرتا ہے۔ جو رب العالمین ہے۔ وہ کسی خاص طبقہ یا خاص خطہ زمین کے رہنے والوں کا خدا نہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنے مامورین مرسلین کو ہر قوم میں مبعوث فرمایا۔ اس اصول کو سامنے رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ قومی یکجہتی کا تصور نہایت عمدہ اور اپنے مخصوص انداز میں پیش فرمایا۔

اس کے بعد محترم صاحب صدر نے بتایا کہ ہندوستان میں انگریزوں کی آمد سے قبل یہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ آپس میں محبت و اتحاد کے ساتھ زندگی بسر کیا کرتے تھے لیکن دو سالی صد قبل جب انگریز نے اس سرزمین میں قدم رکھا تو انہوں نے اپنے مفاد کی خاطر اور اپنی حکومت کے استحکام کے لئے یہاں نفاق و عداوت اور منافرت کا بیج بو دیا جس کے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے صاحب صدر نے بتایا کہ اس منافرت اور عداوت کو دور کرنے اور مختلف مذاہب کے درمیان صلح و آشتی قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قائم کردہ جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب اور اس کے بہترین اور خوشکن نتائج کا ذکر فرمایا۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر یہاں کے ایک عیسائی حضرت ۔ ڈی۔ آئی۔ وید نایگم کی ہوئی۔ انہوں نے سب سے پہلے ایسا موقعہ پیدا کرنے پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے بتایا کہ مسیح کا سب سے پہلا اور بڑا پیغام محبت ہے اور انہوں نے دشمنوں کے ساتھ بھی محبت کرنے کی تعلیم دی تھی موجودہ زمانہ میں ... اس پیغام محبت کو اجاگر کرنا ضروری ہے۔

دوسری تقریر زرتشت مذہب کے متعلق H. F. KAPADIA نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں زرتشت مذہب کا طریقہ عبادت اور اس کی تعلیمات پر مختصر روشنی ڈالی۔ آپ نے خصوصیت سے بتایا کہ پارسی مذہب میں بھی پانچ وقت عبادت کے لئے مقرر ہیں جس طرح اسلام میں ہیں۔

تیسری تقریر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی ہوئی۔ آپ نے اسلام کا سیاسی موقف، اقتصادی نظام اور طریقۂ روحانی ارتقاء پر جوش اور ولولہ انگیز انداز میں بیان فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ آج اسلام کے متعلق دنیا خصوصاً ہندوستان بہت ساری غلط فہمیوں کا شکار ہو چکا ہے اور اسے فرقہ پرستی اور دیگر فتنہ و فسادات پر محمول کیا جاتا ہے آپ نے اسلام کی امن پسند اور صلح کن تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کا تذکرہ فرمایا۔

اسلام تمام انبیاء پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے۔ اور اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ ان تمام انبیاء پر ایمان لائے بغیر کوئی مسلمان سچا مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اس کے بالمقابل عیسائی قوم کا یہ ایمان ہے کہ حضرت مسیح ناصری مصلوب ہو کر مقتول ہو چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ تورات کی تعلیم کی رو سے جو مصلوب ہو گا وہ ملعون ہے اس لئے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نعوذ باللہ ملعون ہو چکے ہیں۔

ان ہر دو تعلیمات کے برخلاف اسلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کے برگزیدہ اور مرفوع الی اللہ ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔

فاضل مقرر نے اپنی تقریر کے آخر میں قیام امن کے لئے اسلام کے بتائے ہوئے ذرائع کا ذکر فرمایا۔

چوتھی تقریر ہندو مذہب کے متعلق سوامی اگیانند اکی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ ہر مذہب دنیا میں امن کے قیام کے لئے اور انسان میں خدا کا خوف دلانے کے لئے آیا کرتا ہے لیکن جب تک ان مذاہب کی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہو دنیا میں امن و شانتی قائم نہیں ہو سکتی۔ آج کی نئی نسل مذاہب اور ان کی تعلیمات سے ناواقف اور غافل ہوتی جا رہی ہے جس کے نتیجہ میں وہ خدا اور خدا کی منکر ہو رہی ہے اور مذاہب کو افیون تصور کرتی ہے اس سلسلہ میں بڑے قصور وار خود وہ لوگ ہیں جو مذہب پر یقین رکھتے ہوئے اس کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ اس طرح بالواسطہ طور پر مذہب کو بدنام کرنے کا باعث بن رہے ہیں۔

اس کے بعد سکھ مذہب کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے سردار رنجیت سنگھ صاحب ... سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے گورو نانک بہادر کی مختصر سوانح عمری بیان کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے خدا کا ... دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ سکھ مذہب تین باتوں پر مشتمل ہے (۱) وحدہ لاشریک خدا کی عبادت کرنا (۲) اشنان کرنا یعنی جسم کو پاک و صاف رکھنا (۳) محنت کی روٹی کھانا اور دیگر مخلوقات کی سیوا کرنا۔ گورو نانک جی مہاراج نے ان تینوں میں سب سے زیادہ عبادت پر زور دیا ہے۔ سکھ مذہب ... ایک یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ کسی کو نہ ڈرائے اور نہ ہی کسی سے ڈرے۔ مقرر نے آخر میں جماعت احمدیہ کے اس کارنامے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ عرصہ سے پنجاب میں بھی ایسی ہی مہم جماعت احمدیہ کی طرف سے چلائی گئی ہے۔ جس سے اقوام اور مذاہب کے درمیان اتحاد اور یگانگت پیدا ہوتی ہے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر تحریک احمدیت کے موضوع پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ انسان کی پیدائش کی غرض و غایت وحدہٗ لاشریک اور خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنا اور اس کی عبادت کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک مذہب کی تعلیم اسی ایک نقطۂ مرکزی کے گرد گھومتی ہے۔ ... مختلف کتب ... پڑھ کر سنائے۔ موجودہ دنیا میں پائی جانے والی بے راہ رویوں اور خوف خدا کے مفقود ہو جانے کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے ایک روحانی مصلح کے آنے کی ضرورت اور اس سلسلہ میں کتب سابقہ کی پیشگوئیوں کی وضاحت فرمائی اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آمد کا ذکر فرمایا۔

مختصر صدارتی تقریر اور شکریہ کے بعد یہ جلسہ ٹھیک ۱۰ بجے نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ سوائے آخری دو تقریروں کے باقی تمام کارروائی انگریزی زبان میں ہوئی۔ جلسہ کے اول تا آخر یہ ہال سنجیدہ طبقہ کے معززین سے پُر تھا اس جلسہ کو کامیاب بنانے اور شہر کے مختلف مذاہب کے منتخب مقررین کو مدعو کرنے اور دیگر انتظامات میں محمد کریم اللہ صاحب نوجوان پیش پیش رہے۔ ... جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مشاعرہ

مکرم نوجوان صاحب کی سرکردگی میں یہاں اردو اکیڈمی کے نام سے زبان اردو کو فروغ دینے کے لئے ایک مجلس قائم ہے۔ اس مجلس کے زیر انتظام مبلغین کرام کے اعزاز میں ایک مشاعرے کا اہتمام کیا گیا۔

چنانچہ مذکورہ جلسہ کے بعد رات کے ۱۱ بجے اسلامک سنٹر میں یہ مشاعرہ منعقد ہوا۔ شہر کے چیدہ چیدہ شعراء حاضر ہوئے تھے۔ اور رات کے ایک بجے تک یہ محفل جاری رہی۔ شعراء نے اپنے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ اکیڈمی کے سیکرٹری مکرم مہاجر صاحب جو احمدیت سے کافی متاثر ہیں۔ اپنے کلام میں تحریک احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔

شعراء کی اس محفل میں مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب نے بھی اپنا کلام بعنوان "زندگی کا پیغام" سنایا۔ جو بہت پسند کیا گیا۔

روانگی برائے حیدر آباد

مدراس کے تین کامیاب و عظیم معمولی جلسوں کے بعد مورخہ ۸ اراپریل شام ۴ بجے ہمارا تبلیغی وفد حیدر آباد کے لئے روانہ ہوا۔ اور دوسرے دن ۱۲ بجے دوپہر حیدر آباد پہنچا۔ سکندر آباد اور حیدر آباد کے اسٹیشنوں میں احباب جماعت کثیر تعداد میں استقبال کے لئے موجود تھے۔

روانگی برائے کرنول

چونکہ حیدر آباد میں ہمارے جلسے مورخہ ۲۳، ۲۴ اور ۲۵ اپریل کو مقرر تھے اس لئے کرنول اور چنتہ کنٹہ کے جلسوں میں شرکت کے لئے وفد مکرم و محترم جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب صدر جنوبی ہند تبلیغی کمیٹی کی قیادت میں مورخہ ۱۱ اپریل بروز جمعرات بذریعہ موٹر کار برائے کرنول روانہ ہوا۔ حیدر آباد کے جلسوں کے انتظامات کی خاطر خاکسار اس وفد میں شریک نہیں

ہو سکا۔

کرنول سے روانگی مورخہ ۲۱ر اپریل ۶۶ء رات کے ۹ بجے یہاں کا جلسہ زیر صدارت محترم حکیم محمد دین صاحب منعقد ہوا۔ مکرم حکیم صاحب موصوف کی تلاوت قرآن کریم کے بعد جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلی تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی پر غیروں کی طرف سے مختلف حملے کئے جا رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جو منظم رنگ میں قلمی جہاد کے ذریعہ اس کا دفاع کر رہی ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اس جہاد میں اس کے شریک رہیں۔ آنحضرت صلعم کا نام بلند کرنے کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ اور وہ قربانیاں سرانجام دیں جو صحابہ کرام نے کی ہیں۔

دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے کامل نمونہ اور اسوۂ حسنہ بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر ورق ہمارے لئے نمونہ پیش کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بچپن جوانی بڑھاپے کے نمونے آپ کی غربت امارت کے نمونے بطور مثال کے پیش کئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے آیہ کریمہ یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللّٰہ وسراجاً منیراً تلاوت کی اور اس کی تشریح فرمائی۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ جماعت کے متعلق کئی ایک غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں۔ اسلئے دوسروں کو جماعت کے اصل لٹریچر کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

روانگی برائے چنتہ کنٹہ کرنول کے جلسے سے فارغ ہو کر اراکین وفد چنتہ کنٹہ کے لئے بذریعہ موٹر روانہ ہوئے اور صبح تک وہاں پہنچ گئے۔ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲ر اپریل رات کے آٹھ بجے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی زیر صدارت جلسہ شروع ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو مکرم مولوی محمد عبد الحفیظ نے فرمائی۔ مکرم عبد المنان صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے ضرورت مذہب پر تقریر کرتے ہوئے مذہب کی خصوصیات بیان کیں۔ آپ نے بتایا کہ مذہب کی ضرورت ہر زمانہ میں رہی ہے لیکن اس زمانہ میں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ کیونکہ مذہب انسان کو ہر برائی سے بچا کر اپنے خالق و مالک سے ملاتا ہے۔ اور اس زمانہ میں برائیاں بے حد و حساب بڑھ چکی ہیں۔ اس لئے انسان کی نجات کے لئے مذہب کو اپنانا ضروری ہے اس سلسلہ میں آپ نے مذہب اسلام کی خصوصیات بیان فرمائیں۔

دوسری تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کی احمدیت کے پیغام پر ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ احمدیت کا پیغام یہ ہے کہ اس دہریت کے زمانہ میں انسان خدا سے تعلق پیدا کرے قرآن مجید کی پیشگوئی ہے کہ آخری زمانہ میں جنت بھی قریب کی جائے گی اور جہنم بھی بھڑکائی جائے گی۔ چنانچہ آجکل ایک طرف دنیا میں برائیوں اور گناہوں کا طوفان برپا ہے تو دوسری طرف جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری کردہ اسلامی اصول کی تجدید ہے جو جنت کی راہنمائی کرتے ہیں آپ نے احباب کو تحریک کی کہ وہ اس وقت تھوڑی قربانیوں کے ذریعہ سے جنت میں داخل ہو سکتے ہیں۔

صدارتی تقریر میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب نے بتایا کہ مذہب انسان کو خدا سے ملاتا ہے اور اُسے حیوانیت کے مقام سے اُٹھا کر خدا نما وجود بنا دیتا ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہی ہے کہ انسان کا تعلق خدا سے قائم ہو جائے اس سلسلہ میں آپ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد یہ جلسہ ۱۰½ بجے شب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر حاضرین جلسہ کو پُر تکلف دعوت طعام دی گئی۔

دوسرے دن صبح یہ تبلیغی وفد بذریعہ موٹر روانہ ہو کر دوپہر کو حیدرآباد پہنچ گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس دورے میں مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے اپنی موٹر کار وفد کے لئے وقف کی اور اس طرح ہر طرح آرام پہنچانے کی کوشش فرمائی۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

درخواست دعا

جماعت کے بزرگ مکرم مولوی محمد احمد صاحب سابق پراونشل امیر اڑیسہ، مکرم مسٹر سید ابو المحسن صاحب، مکرم الحاج خان بہادر محمد صاحب خان صاحب و مکرم مولوی عبد الحمید خان صاحب پیرانہ سالی اور مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار اور کمزور ہو گئے ہیں۔ انکی صحتیابی کیلئے دعا کیواسطے بزرگان سلسلہ اور درویش بھائیوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار کی بھی صحت چند دنوں سے ملیریا بخار کے حملہ کے باعث خراب ہو گئی صحتیابی کیواسطے عاجزانہ درخواست ہے۔

احقر فضل الرحمٰن عفی عنہ قائمقام امیر اڑیسہ

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کی طرف سے

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں بموقعہ دورہ کیرنگ

ایڈریس

کیرنگ (اڑیسہ) میں مورخہ ۲۳ر ۲۴ر اپریل کو سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے مقامی جماعت کے صدر مکرم شیخ طاہر الدین صاحب نے حسب ذیل ایڈریس محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔

عالی مقام محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

ہم افراد جماعت احمدیہ کیرنگ سب سے پہلے اپنے مولیٰ کریم کے بیحد شکرگزار ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ رب العٰلمین۔ نیز یہ بھی صرف اللہ تبارک و تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں وہ ساعت سعید نصیب کی۔ جس کو دیکھنے کے لئے برسوں سے ہماری آنکھیں ترس رہی تھیں۔ اور قلوب تڑپ رہے تھے۔ الحمد للہ کہ آج ہماری اُمیدیں بر آئیں۔ اور ہمارے قلوب شادمانیوں اور مسرت کے جذبات سے لبریز ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پوتا اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا لخت جگر بنفس نفیس ہماری مجلس میں رونق افروز ہے۔ مگر ہم ایسے الفاظ نہیں پاتے جن سے پورے طور پر اپنے دلی جذبات محبت اور عقیدت کا اظہار کر سکیں۔ تاہم ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں

اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّ مَرْحَبًا

کا ہدیہ پیش خدمت کرتے ہیں۔

ہم افراد جماعت احمدیہ کیرنگ آنمحترم کے ممنون ہیں کہ ہماری درخواست کو قبول فرماتے ہوئے ایسے وقت میں جبکہ راستہ خطرہ سے خالی نہیں مع اہل و عیال صعوبتیں اور تکالیف اُٹھا کر آنمکرم نے دور دراز کا سفر اختیار فرمایا اور ہماری دلجوئی و حوصلہ افزائی فرمائی۔ جزاکم اللّٰہ خیراً فی الدنیا والاٰخرۃ۔

اے صاحب شکوہ و عظمت کے فرزند ارجمند جہاں اللہ تعالےٰ نے آنمکرم کو یہ شرف عطا فرمایا ہے کہ آپ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے مرکز قادیان میں اہم ذمہ دارانہ عہدوں کو بطریق احسن انجام دے رہے ہیں وہاں اے ابنائے فارس کے درخشندہ گوہر آپ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی رضا کی خاطر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک غیر ذی زرع وادی میں چھوڑا اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی خدا کی خوشنودی اور رضا کے ماتحت آپ کو قادیان میں ایسے وقت میں چھوڑا جب کہ خون کی ہولی کھیلی جا رہی تھی اور جہاں انسان وحشی درندوں جیسا مظاہرہ کر رہا تھا۔ یہ عظیم الشان قربانی قیامت تک زندہ رہے گی۔ انشاء اللہ۔

محترم صاحبزادہ صاحب! جماعت احمدیہ کیرنگ ایک پرانی جماعت ہے جو ۱۹۰۳ء میں محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت مولوی سید عبد الرحیم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سونگڑوی کے ذریعہ قائم ہوئی۔ بیعت کنندگان کی تعداد اس وقت گیارہ تھی۔ جن میں سے مکرم کھیکن خان صاحب موجود ہیں اُس زمانہ میں مولوی سید رسول بخش صاحب مرحوم سونگڑوی بطور معلم یہاں کام کر رہے تھے۔ گو شروع شروع میں اُنہوں نے بیعت نہ کی البتہ تلاش حق کے لئے کوشاں رہے اور مولوی عبد الرحیم صاحب سے اُن کی بحث ہوتی رہی آخر کچھ دنوں کے بعد اُنہوں نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ اور ان کے ذریعہ ان کے زیر اثر احباب بھی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بعدہٗ مولوی عبد الرحیم صاحب مرحوم سونگڑوی کے ذریعہ تمام کیرنگ احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔ الحمد للہ۔ غرضیکہ وہ جماعت جو شروع میں گیارہ افراد پر مشتمل تھی۔ گیارہ سو ہوئی۔ اور نہ صرف گیارہ سو بلکہ خدا کے فضل سے اب بائیس سو سے بھی زائد افراد پر یہ جماعت مشتمل ہے جس کے افراد اڑیسہ اور دیگر صوبہ جات میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔ اور وہاں جماعتیں بھی قائم ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

دراصل ہمارا گاؤں جو ایک گمنامی کی حالت میں پڑا ہوا تھا جس کے چاروں طرف جنگل ہی جنگل تھا۔ یہاں نہ کوئی علمی چرچا تھا اور نہ تعلیمی ادارے تھے۔ اور نہ ہی رسل و رسائل کے

ذرائع تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کے بعد ہمارا گاؤں بفضلہ تعالیٰ روز بروز ترقی کرتا چلا گیا۔ اور اس میں زندگی کی ایک لہر پیدا ہونے لگی۔ یہاں تک کہ جو تعلیم سے نا آشنا تھے وہ معلم بن گئے۔ اور بعض حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کو یہ توفیق حاصل ہوئی۔ کہ اپنے تعلیمی ادارہ جات قائم کرے۔ چنانچہ مکرم مصلح الدین خان صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے جو رپورٹ اس سلسلہ میں دی ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے

(۱) شعبہ تعلیم و تربیت۔ اس وقت مندرجہ ذیل تعلیمی ادارہ جات موجود ہیں:۔

(الف) اطفال کے لئے مدرسہ کا انتظام ہے جس کی گرانٹ مرکز سے ملتی ہے۔ ۳۰ طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔ مدرسہ ہذا کے معلم مکرم منشی فیاض الدین خان صاحب مرحوم تھے جو ایک مخلص اور سلسلہ کا درد رکھنے والے اور تندہی کے ساتھ اپنا کام کرنے والے تھے اور سلسلہ کے ہر کام میں پیش پیش رہا کرتے تھے۔ مگر افسوس کہ مورخہ ۱۳/۴/۶۶ کو اچانک حرکت قلب بند ہونے کے باعث انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور اپنے رضا و قرب و جوار سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔ ان کی جگہ نئے معلم کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

(۲) لڑکیوں کا ایک مکتب ہے۔ گورنمنٹ سے گرانٹ ملتی ہے۔ اس میں چالیس لڑکیاں تعلیم پا رہی ہیں۔ اس مکتب کے معلم مکرم معین الدین خان صاحب ہیں۔ جو محنت کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں۔

(۳) ایک پرائمری سکول ہے۔ جس میں ۱۵۰ طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔ اس ادارہ میں چار معلم ہیں۔

(۴) ہمارا مڈل سکول شاندار بلڈنگ پر مشتمل ہے۔ اس بلڈنگ کی تیاری مکرم خان بہادر الحاج سعد صاحب خان صاحب کی زیر نگرانی ہوئی۔ اور اس پر ۵۰۰۰/- روپے خرچ ہوئے جس میں سے ۱۱۵/- روپے گورنمنٹ نے دیئے۔ باقی ۱۴۸۸۵/- روپے میں بعض افراد جماعت نے بھی کچھ امداد دی ہے۔ اس میں زیادہ تر حصہ خان بہادر الحاج سعد صاحب خان صاحب کا ہے۔ جزاہم اللہ۔ اس بلڈنگ میں ہائی سکول کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ انشاء اللہ العزیز امسال ہائی سکول کی ابتدائی کلاس کھول دی جائے گی۔ ہیڈ ماسٹری کا کام خاکسار کے ذمہ ہے۔ ۱۹۶۵ء میں ۲۸ طلباء نے امتحان دیا تھا جن میں سے ۲۱ طلباء کامیاب ہوئے۔ امسال ۲۴ طلباء نے امتحان دیا ہے ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس وقت ہائی سکول میں باہر سے ۱۷ طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔ کالج میں ۶ طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔

اس موقعہ پر ہماری مؤدبانہ درخواست ہے کہ مرکز قادیان ہمارے بچوں کی اردو۔ فارسی عربی کی خاطر خواہ تعلیم کے لئے ایک فاضل معلم کا انتظام کرے۔ تا کڑاپلی۔ ہینکال۔ سونگڑہ وغیرہ کے بچے بھی مدرسہ احمدیہ کیرنگ میں آکر اچھی تعلیم حاصل کریں۔ اور احمدیت کے لئے مفید وجود بن سکیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب اس موقعہ پر جہاں ہمیں خوشی ہے کہ ہم اپنا جلسہ آنمکرم کی صدارت میں منا رہے ہیں۔ وہاں ہمارے قلوب غم و الم کے جذبات سے پُر ہیں۔ کیونکہ ہمارا یہ جلسہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جدائی کے بعد پہلا جلسہ ہے۔ جبکہ ہمارا پیارا آقا ہم سے جدا ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللّٰھم اغفر لہٗ وارحمہ وادخلہ الجنۃ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے پیارے امام رضی اللہ عنہ کی ہدایات پر کاربند رہتے ہوئے اسلام کے جھنڈے کو ہمیشہ اونچے کرتے چلے جائیں۔ اے جانے والے جا اور اپنے پیاروں کے ساتھ ابدی زندگی پا۔ تیرے درخشندہ اور عظیم الشان کارنامے ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔ آنے والی نسلیں آپ کے کارناموں کو کبھی فراموش نہیں کر سکتیں۔ بلکہ انہی بنیادوں پر اسلام کی عظیم الشان عمارت قائم ہوگی۔ انشاء اللہ۔

محترم صاحبزادہ صاحب! ہم اہل کیرنگ آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر فرمان کو بسر و چشم قبول کریں گے اور حضور کی تجاویز میں اسلام کی ترقی اور احمدیت کی تبلیغ کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم حضرت امیر المومنین یعنی اس دین کے "ناصر" کو جو اسلام کے کاموں پر کمربستہ ہے صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرماتے ہوئے اسلام کی فتوحات کے دن جلد سے جلد لائے۔ تا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا پر لہراتا ہوا نظر آئے۔ اور کفر و بدعت ہمیشہ کے لئے مٹ جائے۔

محترم صاحبزادہ صاحب آخر میں ہم افراد جماعت احمدیہ کیرنگ کی درخواست ہے کہ ہماری غلطی اور کوتاہی کو نظر انداز فرماتے ہوئے اپنے مفید اور بیش قیمت مشوروں اور وعظ و نصائح و دعاؤں سے ہمیں مستفیض فرمائیں گے۔ والسلام ہم ہیں افراد جماعت کیرنگ (اڑیسہ)

نتیجہ امتحان کارکنان صدر انجمن احمدیہ قادیان

کارکنان درجہ سوم و درجہ دوم صدر انجمن احمدیہ قادیان کا امتحان (مشتمل بر ترجمہ قرآن مجید پارہ اول نصف۔ چہل احادیث۔ دینیات۔ یورپ و امریکہ میں احمدیہ مشنز بطور جنرل نالج اور فتح اسلام تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود .... علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نصاب کا) مورخہ ۸ رمئی ۱۹۶۶ء کو مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ بغرض ریکارڈ اخبار بدر میں شائع کیا جا رہا ہے۔　ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نام	نمبر	نام	نمبر
ملک نذیر احمد صاحب	۶۷/۱۰۰	ملک محمد بشیر صاحب	۴۳ رفاہتی
غیور احمد صاحب	۵۲	بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں	۵۸
شیخ عبد القدیر صاحب	۴۹	شمس العارفین صاحب	۳۵
مولوی غلام نبی صاحب	۶۳	سکندر خان صاحب	۵۹
سید عبد المنصور صاحب	۶۴	ممتاز احمد صاحب ہاشمی	۶۰
عنایت الٰہی خان صاحب	۳۵	بشیر احمد صاحب کالا افغاناں	۶۵
مولوی امیر احمد صاحب	۶۹	محمد احمد صاحب نسیم	۳۴
یونس احمد صاحب اسلم	۶۲	مسعود احمد صاحب انیس	۴۸
زینیشی محمد شفیع صاحب عابد	۷۹	عطاء الرحمن صاحب عباسی	۴۸
گیانی عبد اللطیف صاحب	۷۵	عبد القادر صاحب اعوان	۶۲
افتخار احمد صاحب اشرف	۶۴	بشیر احمد خالد صاحب	۵۹
چوہدری عبد السلام صاحب	۵۴	مرزا البشیر احمد صاحب	۴۴
عبد الرشید صاحب نیاز	۶۸	چوہدری عبد الحق صاحب	۵۱
بشیر احمد صاحب دہلی آبادی	۴۱	محمد سعید صاحب مودبا	۳۳
محمود احمد صاحب مبشر	۶۸	مولوی محمد عبد اللہ صاحب	۸۰
چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ	۳۵	مولوی فتح محمد صاحب اسلم مبلغ - اپنے طور پر امتحان میں شریک ہوئے	۴۸
مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب	۹۲	مولوی عبد اللطیف صاحب ملکانہ - اپنے طور پر امتحان میں شریک ہوئے	۷۷
مولوی محمد احمد صاحب	۶۶		
فضل الٰہی خان صاحب	۵۸		

درخواستہائے دعا

- محترمی ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی چھوٹی صاحبزادی عزیزہ ظفر سلمہا کو اللہ تعالیٰ نے ۶ راپریل کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد احمد صاحب ایم۔ اے۔ ایم ایس سی جیولاجیکل سروے آف انڈیا مدراس کی بیٹی اور خانبہادر مولوی محمد صاحب ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن آف مدراس کی پوتی ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز کرے اور بیش از بیش دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

- خاکسار کے چھوٹے بھائی محمد یوسف صاحب (بی۔ اے) کو یکم اپریل ۱۹۶۶ء پولیس ٹریننگ سکول ویلور (انڈیا) بغرض ٹریننگ بھیجا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ٹریننگ سکول مذکور میں بحیثیت سب انسپکٹر پولیس ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ ٹریننگ میں شاندار کامیابی اور صحت و سلامتی کے لئے دردمندانہ اور عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار ماسٹر محمود خالد ولد ماسٹر محمد یامین خان احمدی ساکن زیدرہ کشمیر

- مکرم خواجہ غلام محمد صاحب بانڈی پورہ کی دو لڑکیاں ادیب عالم اور ادیب فاضل کا امتحان دے رہی ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

- ہمارے ایک ہمسائے مکرم حکیم ولی الدین صاحب کچھ عرصہ سے ضعف کی وجہ سے معذور ہیں ان کی شفایابی کے لئے دعا کی التجا ہے۔ خاکسار محمد عبد اللہ جامعہ احمدیہ قادیان

- مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ابھی تک ہسپتال میں ہیں۔ اصل بیماری میں تو فضل خدا کافی حد تک افاقہ ہے۔ لیکن چند گھنٹے گذرنے کے بعد کچھ ایسا ردعمل ہوتا ہے کہ کوئی اور تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ یہ صورت مسلسل چل رہی ہے تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم چوہدری صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی

- برادر اکبر محترم سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب آف کماں ضلع لاہور اس وقت شدید پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب جماعت اور درویشان قادیان صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ سے دعا کی درخواست ہے تا اللہ تعالیٰ کمزوریوں

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام

(بقیہ صفحہ ۲)

اُس کا واجب الاطاعت امام نہ ہو۔ (۲) اور مرکز نہ ہو (۳) اور اُن کے پاس اپنا بیت المال نہ ہو۔ نبی کے بعد خلافت کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے ان تینوں ضرورتوں کو بطریق احسن پورا فرمایا۔ چنانچہ خلافت ہی کی برکت ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جماعت کے مالی نظام کو نہایت شاندار طریق پر منظم کر کے اس قابل بنا دیا کہ اسلام کی خدمت و اشاعت کے سلسلہ میں زمانے کے چیلنج کو قبول کر کے اُس کے تقاضوں کے مطابق تبلیغ و اشاعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔

سلسلہ کی ضرورت کے لئے اموال کی فراہمی ایک بڑا کام ہے مقبرہ بہشتی کے لئے وصیت کی تحریک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی جاری فرمائی تھی مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ نے اس کام کو منظم فرمایا۔ چندہ وصیت کے علاوہ بعض دیگر لازمی چندوں کی باقاعدہ شرح مقرر کر کے پھر اُن کی فراہمی کا ایسا اعلےٰ انتظام کیا کہ کم سے کم اخراجات سے سلسلہ کے اموال مرکز میں پہنچ رہے ہیں۔ اس کام کا بیشتر حصہ رضاکارانہ طور پر بڑی دیانتداری سے کیا جا رہا ہے۔ اور سالہا سال سے یہ سلسلہ بڑی ہی خوش اسلوبی سے چل رہا ہے یہ ایک ایسی خوبی ہے جو بے نظیر ہے اور کوئی دوسری جماعت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پھر جماعت کی طرف سے محکم تبلیغی نظام کا قیام اور بڑی کامیابی کے ساتھ اس کا بڑھتے چلے جانا بھی خلافت حقہ احمدیہ کی برکت کا ایک مظہر ہے

روحانی جماعتوں میں اگرچہ ہر فرد ہی بجائے خود مبلغ ہوتا اور واعظ ہوتا ہے لیکن خصوصی طور پر قرآن کریم نے اسبات پر زور دیا ہے کہ اصلاح و ارشاد کیلئے جماعت مبلغین کا قیام نہایت ضروری ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

(۱) ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر

(۲) و لولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلّھم یحذرون

چنانچہ اس ارشادات ربانی کی تعمیل میں بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو امتیاز حاصل رہا ہے۔ جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مخصوص طور پر مبلغین کی جماعت کو پہلے اندرونِ ملک کے مختلف مقامات پر مقرر فرمایا اس کے بعد باقاعدہ تنظیم کے تحت بیرونی ممالک میں بھی مشن قائم کئے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مبلغین بھیجنے کا باقاعدہ پروگرام بنایا۔ یہ خلافت ہی کی برکتیں ہیں کہ آج ساری دنیا میں احمدیہ جماعت کے تبلیغی مشنز کام کر رہے ہیں۔ کمیونسٹ ممالک چھوڑ کر دنیا کا کوئی براعظم ایسا نہیں جہاں خدا کے فضل سے ہمارے باقاعدہ مشنز کام نہ کر رہے ہوں۔ ان ممالک میں تنظیم کی برکت ... نے جماعت کو نمایاں کامیابی بخشی ہے۔ افریقی ممالک میں ... مقامات میں ہماری جماعتوں کی تعداد ہزاروں ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ جگہ جگہ مساجد تعمیر ہو رہی ہیں دوسری زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور دوسرا اسلامی لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے — اور یہ ایسی حقیقتیں ہیں جن سے کسی کو بھی انکار نہیں بلکہ وہ لوگ جو بیرونی ممالک میں جاتے ہیں وہاں جماعت کی مساعی کا خود مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور جماعت کی اس امتیازی شان کا اعتراف کرتے ہیں

۵۔ بیرونی ممالک میں جا کر اسلام کی کامیاب تبلیغ کرنا اور وہاں کے اصل باشندوں کو اپنا ہم خیال بنا لینا کوئی معمولی اور آسان کام نہیں۔ بالخصوص جبکہ اس خطۂ ارض پر عیسائیت نے مختلف طریقوں پر اپنا گھر اتنا جما رکھا ہے اور مسیحی مشنریوں کو ایسی سہولیات بھی حاصل ہیں جو دوسروں کو نہیں۔ اس کے باوجود یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہی ہے کہ احمدی مبلغین ہر جگہ مسیحی پادریوں کے مقابل میں کامیاب و کامران رہتے ہیں۔ اور اب تو صورت حال ہی بدل رہی ہے۔ یعنی ان مقامات میں عیسائیت کے قدم اُکھڑ رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں کہ مسیحی منادین اپنا بوریا بستر اُٹھا کر ہمیشہ کے لئے وہاں سے رخصت ہو جائیں گے اور اسلام کا پرچم ... ہر طرف لہرا رہا ہوگا۔

۶۔ پھر ایسے مبلغین کی تیاری کے لئے مرکز میں مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کی دینی درسگاہیں جاری ہیں۔ مدرسہ احمدیہ کی بنیاد تو خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے رکھی تا کہ سلسلہ کے علماء پیدا ہوں۔ خدا تعالےٰ نے حضور کی اس کوشش میں ایسی برکت ڈالی کہ خدا کے فضل سے ان درسگاہوں کے فارغ التحصیل علماء نے آج ساری دنیا میں ایک تہلکہ مچا رکھا ہے۔ اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ان درسگاہوں نے نمایاں پارٹ ادا کر کے دکھا دیا ہے۔ دوسرے اسلامی فرقوں کی طرف سے بھی سینکڑوں درسگاہیں جاری ہیں اور بعض مدت سے یہاں درس و تدریس کا کام ہو رہا ہے لیکن جس طور پر احمدیہ درسگاہوں میں تعلیم پانے والے عصر حاضر کے تقاضوں کو پورا کرنے والے مبلغ بن کر نکلتے ہیں دوسری جماعتوں کی درسگاہوں میں اس کا عشر عشیر بھی نظر نہیں آتا۔ اس امتیازی خوبی کو بھی اہل نظر نے تسلیم کیا اور بسا اوقات اس پر رشک کیا ہے۔

۷۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ درسگاہیں بھی تمام ہیں۔ پڑھانے والے بھی ہیں۔ عوام میں نیک کام کی تڑپ بھی ہے۔ مگر کام کے آدمی نہیں ملتے۔ جیسا کہ عامۃ المسلمین کے دلوں میں بھلا کوئی کم اشتیاق ہے کہ وہ بھی دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام کریں۔ اور اُن کے فرقہ کی طرف سے بھی ایسی کامیاب مساعی عمل میں آئیں مگر ان لوگوں کو ایسے آدمی میسر نہیں آتے جو ان کی اس دلی تمنا کو پورا کر سکیں۔ مگر خدا کا شکر ہے اور خلافت کی برکت ہے کہ اس جگہ جماعت کے سینکڑوں اعلےٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو توفیق ملی کہ حضرت امام ہمام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیں۔ زندگی وقف کرنے کے بعد یہ لوگ پہلے مرکز میں اعلےٰ دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں پھر ہر طرح سے کندن بن کر بیرونِ ممالک میں بھیجے جاتے ہیں۔ ان کا ذاتی تقویٰ اور نیکی کے ساتھ علمی قابلیت میں بھی نمایاں پوزیشن رکھنے کے سبب اللہ تعالےٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالتا ہے۔ یہ لوگ مشقت کی زندگی گذارتے ذاتی قربانیاں کرتے اور اپنے آرام کو دین کے لئے محو کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ بھی اُن کو ہر میدان میں کامیاب و کامران فرماتا ہے وہاں کے لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اس طرح جماعت کی ترقی ہو رہی ہے مدارس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

الغرض حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے منہاج نبوۃ پر خلافت کا قیام فرمایا۔ اور پھر اپنی تائید و نصرت کے ساتھ اس نظام کے برحق ہونے کا ثبوت بھی پیش کر دیا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس وقت نوع انسانی کی فلاح و بہبود کا اصل ذریعہ اسلام ہے اور اسلام میں سے بھی وہ رستہ جس کی طرف جماعت احمدیہ راہنمائی کرتی ہے۔ اور خلافت حقہ کی قیادت میں شب و روز اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کوشاں ہے۔ خدا تعالےٰ اس مقدس جماعت کی کوششوں میں برکت دے۔ اس کے ہر فرد کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنے امام کی قیادت میں بڑھ چڑھ کر خدمت دین کے لئے قربانی کرتا چلا جائے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور ان میں برکت ڈالے۔ آمین۔

بقیہ اخبار احمدیہ

لگتے ہیں۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی صداقت کے لئے سطور شان ظاہر ہونے والے چاند و سورج گرہن پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ سچے مہدی کی علامت کے طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ۱۸۹۴ء میں رمضان شریف کی ۱۳ تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۸ تاریخ کو سورج گرہن ہوا تھا۔

ہبلی میں نکاح کی ایک تقریب

(اَکَر)

مخالفین احمدیت کی طرف سے غیر اسلامی مظاہرہ

جیسا کہ احمدیت کی تاریخ اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے اس کی تازہ مثال یہاں ہبلی میں مشاہدہ کی گئی۔ مورخہ ۲۹/۴/۶۶ کو خاکسار کے لڑکے عزیزم محمد اقبال کے اعلانِ نکاح کی تقریب عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر محلہ والوں نے ہمارے اُن قریبی رشتہ داروں تک کو ڈرا دھمکا کر روک دیا جو ہمارے گھر پہلے آیا جایا کرتے تھے۔ دھمکی یہ دی گئی تھی کہ ہم لوگوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے (نعوذ باللہ) اور اگر کوئی ان کی شادی میں شریک ہوتے دیکھا گیا تو آئیندہ محلہ والے اُن کی خوشی یا غمی کے کسی موقعہ پر ساتھ نہیں دیں گے۔ چنانچہ ہمارے قریبی غیر احمدی رشتہ دار ان لوگوں کے ڈر سے اس تقریب میں شامل نہیں ہو سکے۔

مگر قربان جائیں خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں پر کہ باوجود اس بڑی مخالفت کے ہماری جماعت کے احباب کے علاوہ ہمارے عملی نمونہ سے متاثر غیر از جماعت دوست کافی تعداد میں شریک تقریب ہوئے۔ اس طرح مہمانوں کی جگہ تعداد ایک صد سے زائد ہو گئی۔ مکان کی جگہ بھر کر لوگ باہر بھی بیٹھے رہے۔

نکاح کی تقریب عین اسلامی طریق پر ادا کی گئی۔ اعلان نکاح کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے نکاح کے فوائد اور نہ کرنے کے نقصانات وغیرہ پر مؤثر رنگ میں آدھ گھنٹہ سے زیادہ تقریر فرمائی۔ اس تقریر کا اثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا رہا۔ تقریب کی ساری کارروائی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سنائی گئی۔ جس میں تقریر کے علاوہ نظمیں۔ احمدیت کی وضاحت اعتراضات کے جواب اور دعائیں شامل تھیں۔

مولوی صاحب کی تقریر کی کشش سے بغیر دعوت کے راہ چلتے دو مسلمان خود بخود چلے آئے اور شاملِ تقریب ہوئے۔ اور تقریب ہر طرح کامیاب رہی اور مخالفین اپنی کوشش میں ناکام اور شرمندہ رہ گئے۔ تعجب ہے کہ ان لوگوں کا اسلام غیر قوموں کی تقریبات میں شریک ہونے سے نہیں روکتا اور اگر روکتا ہے تو اُن کی تقریبات میں جانے سے جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پڑھنے والے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے اپنے خاص فضل سے اس تقریب کو نمایاں رنگ میں کامیاب فرمایا۔ اس موقعہ پر سوراب۔ گدگ۔ باندہ۔ لونڈا گند گوالے سے بھی جماعت کے دوست شریک ہوئے۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آخر میں بزرگانِ سلسلہ اور درویشان کرام کی خدمت میں التجا کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے اور مخالفین کے ہر شر سے بچائے اور ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار۔ ایچ۔ ایم منڈاسگر

صدر جماعت احمدیہ ہبلی دھارواڑ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا احباب جماعت کے نام ایک اہم پیغام

احباب اس سال اپنا چندہ دوگنا کر دیں تا کہ وقفِ جدید کا بجٹ چھ لاکھ تک پہنچ جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت کے احباب کے نام وقفِ جدید کے متعلق جو پیغام ارشاد فرمایا ہے کہ اس کا ایک اقتباس اخبار بدر میں شائع کر دیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ شدید خواہش ہے کہ احباب اپنا چندہ اس سال دوگنا کر دیں تاکہ وقف جدید کا بجٹ چھ لاکھ تک پہنچ جائے۔ حضور ایدہ اللہ کے اس پیغام کے پیش نظر مخلصین جماعت احمدیہ ہندوستان سے گذارش ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات پر نظرِ ثانی فرمادیں اور جو احباب اب تک وعدے نہیں بھجوا سکے ہیں وہ حضور ایدہ اللہ کی اس خواہش کو مدنظر رکھیں۔

احباب کرام و مبلغین صاحبان سے ضروری گذارش ہے کہ حضور کے اس فرمان کو احباب جماعت تک جلد سے جلد پہنچانے کی کوشش فرمادیں۔ جماعتوں میں کوئی ایک شخص نہ رہے جو اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے رزق میں برکت دے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ آمین

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

اعلانِ نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم محمد اقبال ساکن ہبلی کا نکاح ہمراہ عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت محمد اسمٰعیل صاحب حکیم اور نواسی مکرم شیخ قاسم داؤد صاحب ہریکر صدر جماعت احمدیہ باندہ دساونت واڑی ضلع رتناگیری (مہاراشٹر) بعوض مبلغ -/۱۰۰۰ (ایک ہزار) روپیہ حق مہر بر محترم مولانا حکیم محمد الدین صاحب مبلغ انچارج علاقہ میسور نے مورخہ ۲۹/۴/۶۶ بعد نمازِ عصر پڑھا۔ خاکسار کی طرف سے مبلغ -/۱۵ روپے بطور شکرانہ فنڈ میں ادا کر دیا گیا ہے۔ سلسلہ کے بزرگ اور درویشان کرام کی خدمت میں التجا ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار۔ ایچ۔ ایم منڈاسگر

صدر جماعت احمدیہ ہبلی دھارواڑ

۵/۵/۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

فضل عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لینا دراصل حضرت مصلح موعودؓ کیساتھ اپنی محبت کا عملی اظہار ہے

مورخہ ۲۷ رمارچ ۱۹۶۶ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں خطاب فرماتے ہوئے فضل عمرؓ فاؤنڈیشن فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ حضور کی اس تقریر کے اقتباسات ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں

حضور نے فرمایا:-

"..... میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ دوست اس فنڈ میں جو فضل عمرؓ فاؤنڈیشن کے نام سے جاری کیا گیا ہے جلد سے جلد اپنی رقوم داخل خزانہ کر دیں۔ یہ وعدہ جات تین سال میں ادا ہونے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک تہائی کم از کم سال اول میں وصول ہو جانا چاہیئے لیکن چونکہ بہت سے ایسے وعدے بھی ہیں جو ان لوگوں کی طرف سے ہیں جن کو زیادہ مالی استطاعت حاصل نہیں اور وہ اپنے وعدوں کی رقوم ساری کی ساری پہلے سال ہی میں ادا کر دیں گے..... جن کے وعدے بڑی رقوم کے ہیں اور ایک سال میں ان کی ادائیگی ممکن ہی نہیں بلکہ تین سال میں اسے ادا کریں گے انہیں بہرحال اس سال ایک تہائی اس مد میں دینا ہے"

نیز فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کے بارے میں فرمایا:-

"پس "فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ" تو دراصل اظہار ہے اس محبت کا جو ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے لئے پیدا کی اور یہ محبت اس لئے پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو جماعت پر بحیثیت جماعت اور لاکھوں افراد جماعت پر بحیثیت افراد بے شمار احسانات کرنے کی توفیق عطا کی تو خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر کے طور پر اور اس محبت کے نتیجہ میں جو ہمارے دلوں میں اس پاک وجود کے لئے ہے ہم نے کلمۂ اسلام کی اشاعت کے لئے اس فاؤنڈیشن کو جاری کیا ہے"

پس سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ احباب جماعت سے زیادہ سے زیادہ وعدہ جات حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں اور جن احباب نے پہلے کم رقم کے وعدے کئے ہوئے ہیں انہیں اضافہ وعدہ کی توجہ دلائیں تا ہمارے پیارے امام کی خواہش احسن رنگ میں پوری ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی صاحب نصاب کے اموال کو پاکیزہ کرتی ہے۔ اور آخرت کے عذاب سے نجات کا موجب بنتی ہے۔

وصــــــــــــایا

وصیتیں منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے بارہ میں کسی کو کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۲۸ - میں عنایت الٰہی خان ولد فضل الٰہی خان صاحب۔ قوم خان پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کوئی جائداد منقولہ نہیں ہے۔ میری اس وقت مبلغ -/۹۰ روپیہ ماہوار آمد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کسی وقت میری آمد میں اضافہ ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عنایت الٰہی خان موصی ۲۵/۸/۶۵

گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد موصی نمبر ۹۲۳۲ ۲۵/۸/۶۵ قادیان

گواہ شد قریشی عبد القادر اعوان موصی نمبر ۶۲۹۹ درویش قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۲۹ - راشدہ زرینہ بنت چوہدری فیض احمد صاحب قوم گوجر پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائداد میرے پاس ایک انگوٹھی طلائی وزنی چار ماشہ اور ٹاپس طلائی وزنی دو ماشہ ہے جن کی موجودہ قیمت -/۶۰ روپیہ ہے۔ مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپیہ جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ جائداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ راشدہ زرینہ ۲/۱۰/۶۵

گواہ شد فیض احمد گجراتی درویش قادیان والد موصیہ بقلم خود ۲/۱۰/۶۵

گواہ شد عبد السلام ولد عبد الحلیم درویش قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۶۳۰ - میں اے۔ بی کنجا مو ولد بی کنجی لوکر صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۶۰ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ خاص ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور دس ہزار روپیہ -/۱۰۰۰۰ سرمایہ تجارت منقولہ جائداد ہے۔ اس سرمایہ سے میں تجارت کرتا ہوں جس سے اندازاً ماہوار آمد مبلغ -/۴۸۰ روپیہ کے قریب ہو جاتی ہے میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ابھی میری اور کوئی جائداد نہیں ہے اگر کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔

میرے مرنے پر جو بھی میرا ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد اے۔ بی کنجا مو موصی۔

گواہ شد صدیق امیر علی صاحب ساکن سوگرال کیرالہ وصیت نمبر ۱۳۲۲۷ ۱۳/۱۲/۶۵

گواہ شد قریشی عبد القادر اعوان موصی نمبر ۶۲۹۹ درویش قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۶۳۳ - امۃ اللطیف صاحبہ بنت بشیر احمد ٹھیکیدار قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... نومبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری جائداد منقولہ اس وقت ایک جوڑی بالیاں طلائی اور ایک انگوٹھی طلائی جس کا وزن قریباً نو ماشہ ہے ایک گھڑی رسٹ واچ قیمتی قریباً -/۶۵ روپیہ ہے۔

میں اپنی اس جائداد منقولہ مشتہرہ بحصہ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد و ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور جو رقم میں اپنی زندگی میں بطور حصہ جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں وہ میری وصیت میں مجرا سمجھی جائے گی۔

الامۃ امۃ اللطیف بنت بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار ۳۰/۱۱/۶۵

گواہ شد خورشید بیگم سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان۔

گواہ شد مولوی عبد الرحمٰن امیر جماعت قادیان۔ گواہ شد صادقہ خاتون صدر لجنہ اماء اللہ ۳۰/۱۱/۶۵

گواہ شد امۃ القدوس صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۳۴ - میں مرفوعہ خاتون زوجہ سید منظور احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رسول پور سونگڑہ ڈاکخانہ کوڑ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے جدی جائداد ہے جو کہ مشترک ہے ابھی اس کا کوئی حصہ نہیں ملا۔ جب اس جائداد کا حصہ مل جائے گا تو میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گی حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اور میری جائداد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ سیدہ مرفوعہ خاتون موصیہ

گواہ شد سید ابو یعقوب الحمل عفا عنہ برادر موصیہ حال مقیم ساکن دھوال ساہی پرگنہ معتقد نگر ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک اڑیسہ۔ گواہ سید منظور احمد خاوند موصیہ

احمدیہ شفاخانہ قادیان کے لئے کوالیفائڈ ڈاکٹر کی

ضرورت

تقسیم ملک کے بعد سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام احمدیہ شفاخانہ جاری ہے کچھ عرصہ سے کوالیفائڈ ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے درویشان اور ان کے اہل و عیال کو علاج معالجہ کے سلسلہ میں کافی پریشانی اور دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور اس غرض کے لئے بٹالہ اور امرتسر کے ہسپتالوں میں بغرض علاج بھجوانا پڑتا ہے اور بعض اوقات سواری میسر نہ آنے کی وجہ سے مریض اور سلسلہ کو بڑی مشکل پیش آجاتی ہے۔ اس لئے نظارت ہذا بذریعہ اعلان ہذا ایک کوالیفائڈ ڈاکٹر احمدی مسلمان کی اشد ضرورت احمدیہ شفاخانہ کے لئے محسوس کرتی ہے۔ اس نیک کام کے لئے اگر کوئی احمدی کوالیفائڈ ڈاکٹر اپنے آپ کو مرکز سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کرنا چاہیں تو ان کو مرکز میں رہنے کا موقعہ ملے گا۔ اور صدر انجمن احمدیہ ان کو گورنمنٹ گریڈ کے مطابق تنخواہ دے گی۔ اور ایسے دوست کو خدمت دین کا موقعہ بھی ملے گا۔

ناظر امور عامہ قادیان

ایک سنہری موقعہ

جو دوست اخبار بدر اپنے نام یا کسی دوسرے مستحق دوست کے نام جاری کرانے کے لئے پورا چندہ سات روپے سالانہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بدر کو رعایتی قیمت پر جاری کرنے مقصود ہیں۔ جو ضرورت مند دوست نصف قیمت مبلغ تین روپے پچاس پیسے فقدر سال زمائیں گے۔ ان کی رقم موصول ہونے پر ان کے نام ایک سال کے لئے اخبار بدر جاری کر دیا جائے گا۔ دوست اس سنہری موقعہ اور رعایت سے فائدہ اٹھا کر اپنے نام اخبار جاری کرائیں اور زیر تبلیغ دوستوں کے نام بھی اخبار جاری کرا کے عند اللہ ماجور ہوں

(مینیجر اخبار بدر قادیان

جناب میجر جنرل راجندر سنگھ جی پیسر و مہاویر چکر کی طرف سے شکریہ کا خط

جناب میجر جنرل راجندر سنگھ جی پیسر و مہاویر چکر کمانڈر فسٹ آرمڈ ڈویژن گذشتہ دنوں قادیان تشریف لائے تھے اور ہماری درخواست پر محلہ احمدیہ میں بھی تشریف لائے۔ مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اور جماعت احمدیہ کے دیگر افسران نے آپ کا استقبال کیا۔ اور مناسب تواضع وغیرہ کی گئی۔ اس موقعہ پر فوٹو گرافر نے آپ کے فوٹو بھی لئے تھے۔ ان فوٹوز کی چند کاپیاں جناب جنرل صاحب کی خدمت میں بھجواتے ہوئے ان کی محلہ احمدیہ میں تشریف آوری پر شکریہ کا خط لکھا گیا تھا۔ اس کے جواب میں آپ کی طرف سے حسب ذیل شکریہ کا خط موصول ہوا ہے۔

پیارے ناظر صاحب! میں آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ کہ آپ نے میرے قادیان کے دورہ پر لی گئی تصاویر بطور یادگار مجھے بھیجی ہیں۔ آپ نے اور جماعت احمدیہ کے دیگر افراد نے جو دوستانہ سلوک کیا۔ وہ واقعی قابل تحسین ہے۔ میں پھر ایکبار آپ کے خلوص کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ کا مخلص

راجندر سنگھ (میجر جنرل)

بخدمت ناظر امور عامہ انجمن احمدیہ قادیان

ضلع گورداسپور

۸۱

۲۰/۵/۶۶

خبریں

بمبئی ۲۲ رمئی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس کے تیسرے اور آخری دن کی کارروائی آج صبح ۹ بجے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے زرعی پیداوار اور قیمتوں کے استحکام کے متعلق سرکاری ریزولیوشن کو زیر بحث لایا گیا۔ یہ پرستاو کل شام کے اجلاس میں بھی پیش ہوا تھا۔ شام کی نشست میں پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سماج واد محض نعرے لگانے سے قائم نہیں ہو سکتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مل کر سخت محنت کریں۔ اس امر کا امکان ہے کہ ہمارے لئے اپنی کوششوں کو دوگنا بلکہ تگنا کر دینا ضروری ہو جائے۔ اگر زرعی پیداوار میں اضافہ نہ ہوا تو سوشلزم قائم نہ ہو سکے گا۔ وہ نہ ملک ترقی کر سکے گا۔ اس پس منظر میں ہر کانگریسی ممبر کو سوچنا چاہیئے کہ وہ زرعی پیداوار بڑھانے کے کام میں کس قدر امداد دے سکتا ہے ملک میں اس قدر غریبی موجود ہے کہ عظیم کوشش کے باوجود اسے تھوڑے عرصہ میں مکمل طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم لگاتار کوشش سے اسے کافی حد تک مٹایا جا سکتا ہے۔ کانگرس کی ترقیاتی پروگراموں کے ساتھ گہری وابستگی پیدا کرنی چاہیئے۔ میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ کانگرس کا شیرازہ بکھر رہا ہے۔ اندرونی جھگڑوں کے باوجود کانگرس کو متحد رکھنے والا بنیادی اتحاد موجود ہے۔ پردھان منتری نے کہا کہ اگر ملک کے مفاد کے لئے ضرورت پڑے تو بنیادی اصولوں پر نظر ثانی بھی کی جا سکتی ہے۔ کانگرس ایک بڑی جماعت ہے لیکن ملک کی بہبود کا نگرس سے بھی بڑا کام ہے ان کی بھلائی کے لئے بھی کوشش درکار ہیں۔ میرے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ بعض قواعد و ضوابط کی وجہ سے پیداوار بڑھانے میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ پیداوار بڑھانے کے لئے ان پابندیوں کو نرم کرنا ضروری ہے۔ لیڈر شپ پر بھی کڑی نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ موجودہ صورت حال کا تقاضا ہے کہ ایک دوسرے پر نکتہ چینی نہ کریں۔ اور متحد ہو کر کام کریں۔

آج صبح جب اقتصادی ریزولیوشن

لکھنؤ میں منعقد ہونیوالی دوسری احمدیہ صوبائی کانفرنس

بتاریخ ۲۵ ر ۲۶ رجون ۱۹۶۶ء

اتر پردیش کے احمدی احباب کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ دوسری احمدی صوبائی کانفرنس کے سلسلہ میں مجلس استقبالیہ کی تشکیل ہو چکی ہے اور کانفرنس کی تیاریاں زور شور سے شروع ہو گئی ہیں۔

امسال یہ کانفرنس مورخہ ۲۵ ر ۲۶ رجون بروز ہفتہ اتوار لکھنؤ شہر میں منعقد ہو گی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نیز جماعت احمدیہ کے نامور علمائے کرام کانفرنس میں شرکت فرما رہے ہیں۔

جناب پروفیسر اختر اورینوی صاحب آف پٹنہ کی شمولیت کی بھی توقع ہے۔ اتر پردیش کی جماعتوں کے عہدہ داران سے درخواست ہے کہ جماعتوں میں تحریک فرمائیں تا زیادہ سے زیادہ احباب کانفرنس میں شریک ہو سکیں۔ نیز اپنے ہمراہ غیر احمدی احباب کو بھی لائیں۔ اور کانفرنس کو کامیاب کرنے کی پوری پوری کوشش کریں

کانفرنس کے موقعہ پر صوبائی تنظیم کے قیام کے لئے صوبائی عہدہ داران کا انتخاب ہوگا اس لئے مناسب ہوگا کہ ہر جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب کانفرنس میں شرکت کریں اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کسی جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب خود تشریف نہ لا سکیں تو اپنی طرف سے کسی دوست کو اپنا نمائندہ نامزد کر کے بھجوائیں جنہیں اُن کی طرف سے ووٹ دینے کا حق حاصل ہو۔ ایسے نمائندے کے پاس جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب کی تحریر ہونا ضروری ہے۔

کانفرنس کے کام کو سرانجام دینے کے لئے بھی کئی ایک خدام کی ضرورت ہے۔ اس لئے جو خدام چند روز قبل لکھنؤ پہنچ کر کانفرنس کے کاموں میں مدد دے سکیں وہ نیچے لکھے پتہ پر اطلاع دیں۔

لکھنؤ آنے والے احباب نیچے لکھے پتہ پر پہنچیں۔ اگر احباب پہلے سے اپنی آمد کی تاریخ اور ٹرین وغیرہ سے اطلاع دیں تو اسٹیشن پر ان کی راہنمائی کا بھی انتظام کیا جا سکے گا۔ مستورات کے لئے کانفرنس کی کارروائی سننے کا انتظام ہوگا۔ نیز باہر سے آنے والی مستورات کے قیام و طعام کا بھی خاطر خواہ انتظام ہوگا۔

خاکسار بشیر احمد انچارج صوبہ یو۔پی

صدر مجلس استقبالیہ

معرفت اولڈ پنجاب سائیکلس اینڈ آٹو کمپنی امین آباد لکھنؤ (یو۔پی)

C/O Old Punjab Cycles & Auto Co

Aminabad Lucknow U.P

دوبارہ بحث کے لئے پیش ہوا۔ تو یو۔پی کی شریمتی ساوتری نگم نے پسماندہ علاقوں کا سوال اٹھایا اور کہا کہ پسماندہ علاقوں پر پہلے سے زیادہ توجہ دی جائے۔ تین ترقیاتی پلانوں سے پسماندہ علاقوں کو فائدہ نہیں پہنچا

نئی دہلی ۲۲ رمئی۔ معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ چیف آف سٹاف سے کہا گیا ہے کہ وہ چین کے ایٹمی طاقت بننے کی روشنی میں بھارت کی دفاعی پوزیشن کا جائزہ لیں اور اپنے نظریات مکمل شکل میں پیش کریں۔ یہ جائزہ جنرل چوہدری کے آئندہ ریٹائر ہونے سے مکمل ہو جائے گا۔

راولپنڈی ۲۲ رمئی۔ پاکستان کے صدر ایوب نے یہ دعوے کیا ہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ پرامن تعلقات بنانے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ اور یہ کوشش جاری رہے گی۔ لیکن بھارت کی پالیسیاں اور تیاریاں ایسی ہیں کہ پاکستان کو پوری طرح چوکس اور تیار بہ تیار رہنا ہے۔ صدر ایوب نے یہ الفاظ راولپنڈی کے نزدیک فوجیوں کے ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے کہے۔ انہوں نے فرمایا کہ پاکستان اپنی سرحدوں پر گڑبڑ نہیں چاہتا کیونکہ کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے امن ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے اپنی دہلی کو روانگی سے پیشتر پریس کانفرنس میں جو یہ کہا تھا کہ بھارت کسی بھی سطح پر پاکستان کے ساتھ تاشقند معاہدہ عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں بات چیت کرنے کو